SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, January 27, 1988

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at four of the clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بسم الله الرحمن الرحيم

مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ ۚ كَتَبْنَا عَلٰى
بَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا
بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ
فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا وَمَنْ
أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَآ أَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ
وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ
ثُمَّ إِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ
فِي الْأَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ۝

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, January 27, 1988

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at four of the clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

(*Recitation from the Holy Quran*)

بسم الله الرحمن الرحيم

مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ ۚ كَتَبْنَا عَلٰى
بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا
بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ
فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ
أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَآ أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا ط
وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ
ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ
فِي الْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ ۝

ترجمہ : اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر حکم نازل کیا (تورات میں واضح طور پر لکھ دیا) کہ جو کوئی (نفس کی خواہش کے ضمن میں)، کسی کو مار ڈالے، سوائے (اس کے کہ جان کے بدلے) قصاص کے یا ملک میں فساد پھیلانے کے۔ تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کیا جس نے کسی جان کو قتل سے بچا لیا تو گویا اس نے تمام لوگوں کو بچا لیا (ناحق کسی ایک کو قتل کرنا گویا سب کو قتل کرنا ہے اور ایک کو زندہ بچا لینا گویا پوری قوم کو زندگی بخشنا ہے۔ بات یہ ہے کہ اچھے برے کی رسم پڑ جاتی ہے) اور (اے خواجۂ عالم) ان (بنی اسرائیل) کے پاس ہمارے رسول کھلی نشانیاں (معجزات، احکامات) لا چکے ہیں، پھر اس کے بعد (بھی) ان میں اکثر لوگ ملک میں زیادتیاں ہی کرتے پھرتے ہیں۔

FATEHA

جناب چیئرمین : جزاک اللہ۔

جناب احمد میاں سومرو : پوائنٹ آف آرڈر، جناب چیئرمین! لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر کی والدہ وفات پا گئی ہیں، اس لیئے ہاؤس سے درخواست ہے کہ ان کی روح کو ایصال ثواب پہنچانے کے لیئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب والا ! میں بھی ہاؤس سے درخواست کرتا ہوں ان افراد کے لیئے جو سوات میں بم کے دھماکہ میں وفات پا گئے ہیں ان کے لیے بھی دعائے مغفرت کی جائے اور اس گھناؤنے جرم میں ملوث افراد کی مذمت کی جائے۔

جناب چیئرمین : آپ پھر دعائے مغفرت کیجیے۔

(دعائے مغفرت کی گئی)

POINT OF ORDER *RE* : QUESTION UN-SCHEDULED SITTING HOUR

Mr. Ahmed Mian Soomro : Point of order, Sir. Ordinarily, under the rules the first hour has to be for Question Hour but because today's sitting was un-scheduled that is the reason, I think, there were no questions but the proper procedure would be that the House be asked to suspend the Question Hour on account of this.

جناب چیئرمین : جناب محمد علی خان صاحب۔

Mr. Muhammad Ali Khan : Sir, I move a formal motion/rule in this regard :

"That under Rule 229 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1973, the requirement of Rule 36 of the said rules be suspended as regards the Question Hour for 27th of January, 1988".

Mr. Chairman : The question is :

"That under Rule 229 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1973, the requirement of Rule 36 of the said rules be suspended as regards the Question Hour for 27th of January, 1988".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : The Question Hour is suspended.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب والا ! یہ جو سوالات تھے کیا یہ دوسرے دن پہ نہیں آئیں گے یا یہ بالکل ہی حذف ہو گئے ہیں ؟

جناب چیئرمین : حذف نہیں ہوئے ، دوسرے Rota day پہ آتے ہیں ۔ یہ پہلے بھی اس پہ ایک دو دفعہ رولنگ دی جا چکی ہے کہ Non-sitting day پہ اگر unfortunately اجلاس بلایا جائے تو پھر متعلقہ وزارتوں کو کوئی نوٹس نہیں ہوتا کہ ان کے سوالات اس دن پر آئیں گے ۔ اس لیئے وہ جوابات نہیں دے سکتے . . . .

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب والا ! کیا قائد ایوان یہ بتا سکیں گے کہ کن وجوہات کی بنا پہ انہوں نے سوالات کو معطل کیا؟ کیا اسکا کوئی پس منظر بتا سکیں گے؟

جناب محمد علی خان : آج ورکنگ ڈے نہیں تھا . . . .

جناب چیئرمین : سوال و جواب کا وقفہ ، جو ابھی آپ نے ریزولیوشن پاس کیا ہے یا موشن پاس کی ہے وہ اس سے ختم ہو جاتا ہے ۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین : جناب اکرم سلطان صاحب ۲۴ ر جنوری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ اس لیئے انہوں نے ایوان سے اس تاریخ کے لیے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

ADJOURNMENT MOTIONS

جناب چیئرمین : ایڈجرنمنٹ موشن نمبر ۵۸ - جناب پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

RE : HIGH-HANDEDNESS OF ISRAEL FORCES IN OCCUPIED PALESTINE

Prof Khurshid Ahmad : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم I hereby give notice to move the following adjournment motion under rule 70 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate :

> "Israel has unleashed a reign of terror on the Arabs in the Zionist occupied Palestine in general and the Ghaza strip in particular civil population is being mercilessly butchered and persecuted. The Arab Islamic resistence to Israeli persecution has been sustained in a manner that was never done in the recent past. In view of this new situation the need for showing Pakistan's solidarity with the Islamic resistent forces in

[Prof. Khurshid Ahmed]

occupied Palestine has become an urgent national need. I, therefore, beg to move that the normal business of the House be suspended to discuss the highhanded policies of the Zionist occupying forces in Palestine and ensure Pakistan's solidarity with the liberation struggle of the Muslim Arab people of Palestine".

Mr. Chairman : Thank you. There is a similar motion at S.No.88 of which notice has been given by Mr. Javed Jabbar. It also relates to the incidents in occupied Palestine – Intrusion of Israeli forces into the *Masjid Al-Aqsa* Will you kindly read out.

Mr. Javed Jabbar : I ask for leave to move that the House do now adjourn to discuss a matter of recent occurrence and of urgent public importance namely the intrusion into the *Masjid Al-Aqsa* one of the holiest places of Islam by Israeli forces as reported on January 16, 1988.

Mr. Chairman : The two motions would be taken up together. Are they being opposed.

Rana Naeem Mahmud Khan : I will speak on the subject.

Mr. Chairman : Right. Prof. Khurshid Ahmed

پروفیسر خورشید احمد : جناب والا! آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ آج دنیائے اسلام جن چند بڑے اہم بنیادی مسائل سے دوچار ہے ان میں فلسطین کا مسئلہ بڑی مرکزی اہمیت کا حامل ہے۔ فلسطین کا مسئلہ صرف یہ نہیں ہے کہ اسرائیل نے مغربی استعماری قوتوں کے تعاون سے جن میں امریکہ اور روس سرفہرست ہیں اور سب سے زیادہ جس کی پشت پناہی امریکہ نے کی ہے اسلامی فلسطین پر غاصبانہ قبضہ کیا جو

صدیوں سے اس مملکت میں رہتے تھے ان کو نکالا گیا اور وہ جن کے آباؤ اجداد کا رشتہ کوئی تعلق اس سر زمین سے نہیں تھا جن میں سے کوئی پولینڈ میں پیدا ہوا، کوئی چیکو سلواکیہ میں پیدا ہوا کوئی روس اور کوئی جرمنی میں پیدا ہوا، تمام دنیا سے ان لوگوں کو لا کر کے وہاں بسایا گیا۔ اور ۱۹۴۸ء سے اس وقت تک یہ سامراجی out post عالم اسلامی کے قلب میں مسلط ہیں اور یہ واحد ریاست ہے جس کی کوئی اخلاقی justification نہیں۔ وہاں کے مسلمانوں کو وہاں کے تمام باسیوں کو غلام بنا دیا گیا ہے پورے عالم اسلامی کو تباہ کرنے کے لیئے اس جگہ کو ایک base کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ جس کا ثبوت ماضی کی چار جنگیں ہیں اور پوری انٹرنیشنل کمیونٹی جو ہے ان کو سپورٹ کر رہی ہے۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ فلسطین کے مسلمان جذبۂ ایمانی سے سرشار ہو کر بغاوت کے لیے اٹھے ہیں اور انہوں نے فلسطین کے اندر اسرائیلی استعمار کو چیلنج کیا ہے، یہ بڑی ہی اہم ڈویلپمنٹ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ پورے عالم اسلامی کو اسکا نوٹس لینا چاہیئے اور انکی مدد اور تائید کرنی چاہیئے ہر اس شکل میں جو ان کے لیئے ممکن ہو۔

جناب والا! دوسری بات یہ ہے کہ پاکستان ان ملکوں میں سے ہے جنہوں نے اپنے ایمانی تقاضوں کے پیش نظر مسئلہ فلسطین پر ہمیشہ اہل فلسطین کا، فلسطین کے مسلمانوں کا، فلسطین کے آدمیوں کا ساتھ دیا۔ پاکستان نے اس کی اہمیت کے پیش نظر اپنے مظلوم مسلمان بھائیوں کی مدد کی ہے اور پھر قبلۂ اوّل، مسجد اقصیٰ کو دوبارہ مسلمانوں کے ہاتھوں میں لانے کے لیے یہ وہ چیپٹرز ہیں جس کی بنا پر پاکستان نے پہلے دن سے اس معاملے میں ایک تعمیری اور بڑا

[Prof. Khurshid Ahmed]

مؤثر کردار ادا کیا ہے اور عرب دنیا میں ہی نہیں بلکہ غیر مسلم دنیا میں بھی اس بات کا پورا پورا اعتراف کیا جاتا ہے - اس پس منظر میں، میں سمجھتا ہوں کہ جو نئے حالات وہاں رونما ہوتے ہیں وہ اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ پاکستان بھرپور انداز میں مسلمانوں کی جدوجہد آزادی کی تائید کرے - مجھے خوشی ہے کہ وزیر اعظم کا بیان میری تحریک پیش کرنے کے بعد لیکن ابھی چند دن پہلے آیا ہے جو ایک بڑی قابل قدر چیز ہے لیکن اس بات کی ضرورت ہے کہ پاکستان کی پارلیمنٹ اس مسئلے پر بحث کرے اور اپنی تائید کا اظہار کرے تاکہ وہ افراد جو اس وقت اسرائیلی استبداد کو چیلنج کر رہے ہیں اور جنہوں نے جرأت اور ہمت کی نئی مثال قائم کی ہے اور اس میں پیش پیش نوجوان ہیں طلباء، عورتیں اور بچے ہیں انہوں نے اسرائیل کے ٹینکوں کا مقابلہ کیا ہے اسرائیلیوں کے ٹرینڈ فوجیوں کا مقابلہ کیا ہے آپ کو معلوم ہے کہ سینکڑوں افراد کی ٹانگیں توڑ دی گئی ہیں گھروں کو جلایا جا رہا ہے، آتشیں اسلحہ استعمال کیا جا رہا ہے لیکن یہ نہتے مجاہد ان کا مقابلہ کر رہے ہیں۔تو یہ وہ وقت ہے کہ ان کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرنا چاہیئے اور عالمی رائے عامہ کو متاثر کرنے کے لیئے ڈپلومیٹک سپورٹ اور اس سے آگے بڑھ کر کے مسلمان کی حیثیت سے ان کے جہاد میں جو تعاون ہم کر سکتے ہیں وہ کرنا پاکستان کے شہریوں کا، پاکستان کی حکومت کا فرض ہے اور یہ میری دانست میں یہ ایک قومی مسئلہ ہے اور اگر پارلیمنٹ اس پر بحث کرتی ہے اور یہ ایوان اس پر بحث کرتا ہے

تو اس سے نہ صرف فلسطینیوں کے حوصلے بلند ہوں گے بلکہ ان کو
جو سپورٹ درکار ہے انہیں وہ سپورٹ فراہم کرنے میں بھرپور کردار
ادا کر سکیں گے ۔ اور پوری پوری ان کی تائید کریں گے اور ان کے
ساتھ تعاون کریں گے ۔ شکریہ !

جناب چیئرمین : شکریہ ! جناب جاوید جبار صاحب ۔

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman, in pressing for the admissibility of this motion, one is compelled to anticipate the argument that may be put forward by the honourable Minister concerned, in case, he decides to oppose the adjournment motion that the Palestine question with which both motions are related is an ongoing event and that perhaps no particular single specific instance may have been highlighted in the earlier motion. Whereas in my own motion I have pinpointed what I believe is the committal of sacrilege in one of the holiest places of Islam. I would therefore, begin my arguments on admissibility by stating that fundamentally the rationale for admitting this adjournment motion is based on a change in the objective conditions that exist in and around Palestine and the Middle East, while it is well known that the situation has remained in a state of flux for over forty, fifty years, in the last. eight to twelve weeks in particular. There are some basic and unprecedented changes that have occurred in that situation and this highlights Mr. Chairman, the fact that the Palestine question remains still today one of the large and unanswered questions, unanswered both by the first world to which the Western Countries are so proud to belong, which so, vociferously advocate human rights but which on the question of Palestine have always shown a most remarkable and hypocritical posture and it also remains Sir, a large and unanswered question for the Islamic world which for the first time in its history commands an unrivalled access to financial and geo-strategic resources which however, have been failed to be applied for the solution of the Palestine question.

[Mr. Javed Jabbar]

Thirdly, Sir, one blieves that the admissibility of this motion is necessary because the conduct of Israel has undergone a marked deterioration in the past twelve weeks while it has always been a little bully sponsored and supported by uncle Sam, even uncle Sam in the last few weeks has been compelled to look at this little bully with a new pair of glasses. So much so that their traditional voting patterns in the United Nations have had to be altered and reconsidered.

Fourthly, Sir, the sacrilege committed most recently on the 5th of January when Israeli troops invaded the precincts of the Mosque and attacked in full view of the world's television cameras men, women and children, represents a most sacrilegious act not only for all the Muslims of the world to which Pakistan belongs but also for all people of the world, people who have solemn faith in any faith irrespective of whether it is Islam or Christianity or any other faith.

Fifthly, Sir, while one endorses the view that Pakistan's Foreign Policy on Palestine has always been consistently positive and out spoken that it has always espoused the cause of Palestine most boldly, one is compelled to ask today in 1988; is such epousal enough, is there not a need .. . . for a reconsideration of Pakistan's foreign policy attitude to the Palestine question.

And lastly Sir, I would request the honourable Minister not to suggest that this question to be taken up in the forthcoming foreign policy debate in the Joint Session of Parliament as we well know that joint session is severely circumscribed by time limits and there is such an abundance of issues to be dealt with that the question of Palestine alone deserves a separate discussion not only in the Senate but perhaps in the National Assembly as well. Thank you.

Mr. Chairman : Thank you. Mr. Ahmed Mian Soomro.

Mr. Ahmad Mian Soomro : Sir, on the admissibility of this motion brought by my learned Senators, I would submit that it complies with all the requirements necessary for the admission of adjournment motion and in the present case this subject concerns the Muslims all over the world and I would, in fact, appeal to the Minister of State for Defence to

let this House give its views to strengthen the position of the Palestinians and not merely try to oppose the motion for the sake of opposition or any technical ground. Thank you Sir.

Mr. Chairman : Thank you. Rana Sahib.

Rana Naeem Mahmud Khan : Thank you Mr. Chairman. Mr. Chairman, with your permission I would like to read the short statement on this issue if I may be allowed Sir?

Mr. Chairman : Please.

Rana Naeem Mahmud Khan : Thank you Sir. The Government has taken cognizane of the adjournment motions No. 58 and 88 moved by honourable Professor Khurshid Ahmad and Mr.Javed Jabbar on the Israeli intrusion into the *Masjid Al-Aqsa* Sir, for the past several weeks we have closely followed the serious developments in occupied Palestine arising from the unbridled violence let loose by Israel against defenseless Palestinians. The Prime Minister in his statement on the 27th of December, 1987 and the 25th of January, 1988 had strongly condemned the continuing Israeli occupation against the Palestinians as well as the desecretion of the holy Aqsa Mosque. The *Al-Quds* Committee which met in Morocco in early January decided at Pakistan's insistence to observe 15th of January as a day of solidarity for the Palestinain uprising. On this very day, Israeli forces attacked the Friday congregation within the sacred precinct of the Holy *Al-Aqsa Masjid* This is a grevious insult to one of Islam's most reverend shrines and to Muslims all over the world. The Israeli killing, detention and expulsion of Palestinians in the West Bank and Ghaza as well as the agression against *Al-Aqsa* a part of Zionist campaign of massive repression and retaliation to suppress the heroic Palestinians in the occupied territories who have risen in unison to demand an end to the 20 years of Israeli occupation. The presently unfolding situation in occupied Palestine is of a vital concern to all the people of Pakistan who unanimously support the just cause of their Palestinians brothers and are committed to the liberation of *Al-Quds Al- Sharif* Sir, a debate on the situation would be most appropriate and timely. I therefore, request you Sir, on behalf of the Government to admit this motion and set a date for a debate as soon as possible. I thank you Sir.

Mr. Chairman : I think it requires the permission of the House whether they would allow the honourable Members leave to admit these motions. Is the House in favour of taking up these motions?

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Then we admit them. So, I think, that brings to an end the other adjournment motions for today, one having been admitted Now question of date; have you any idea of when the date should be fixed?

Pause

This is one of the difficulties. We have a number of other adjournment motions admitted by the House which are still pending for discussion. I have been trying to place them on the agenda almost in every sitting but for one reason or the other it has not been possible to take them up except one. I think, we should have another one today.

Mr. Wasim Sajjad : Sir, I would like that this matter be discussed but it appears that it would not be possible because there are other matters like the Rules of Procedure and then there is already an adjournment motion on the agenda today and we would be proroguing this House on the 30th to meet again sometime in the beginning of March. So, it appears that it could only be in the March session that we may be able to discuss these matters.

Mr. Chairman : Well. As long as this is clear to the House, I have no objection.

Mr. Ahmed Mian Soomro Sir, it is the very purpose of the adjournment motion. By that time, the House will adjourn to discuss something.

Mr. Chairman : Well. This is an issue including the issue of *Al-Aqsa* which has been pending or facing the Muslim World for the last seven years. So, this is something which probably would not be losing its urgency at any time and I am glad that honourable Minister has agreed to a separate debate. Otherwise, technically, it could have been subsumed under the debate on 'foreign policy'.

Mr. Ahmed Mian Soomro : That means, Sir, Rules of Procedure also will not be taken up.

Mr. Chairman : No. No. We are taking the Rules of Procedures, up today.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, on the Orders of the Day, the first item is the discussion on the internal situation.

Mr. Chairman : Right. Let us see how then to proceed?

(Interruption)

We will have to ration the time available at our disposal.

MESSAGE : THE CAPITAL TERRITORY OF LOCAL GOVERNMENT (AMENDMENT) BILL.

Mr. Chairman: So, we take up the next item, as I said, there is a message :

> "A message has been received from the National Assembly to the effect that in the pursuance of Rule 109 of the Rules of Procedure and Condct of Business in the National Assembly, I have the honour to inform the Senate Secretariat that the National Assembly passed the Capital Territory Local Government (Amendment) Bill, 1988 on the 21st January, 1988.

[Mr. Chairman]

A Copy of the Bill has also been trasmitted".

Discussion on the motion moved by Malik Nasim Ahmed Aheer, Minister for Interior on the 19th January, 1988 – that the 'internal situation in the country' may be discussed. This question, as you would recall, arose as a result of the point of order raised by Maulana Kausar Niazi, I am glad, he is in the House and probably he can initiate the debate. The motion was introduced earlier. Jenab Maulana Kausar Niazi Sahib – Others who are interested in this and who had also moved their adjournment motions on that particular day which we thought would be taken together with this, Prof. Khurshid Ahmed, Mr. Mohammad Tariq Chaudhry – again Prof. Khurshid Ahmed, these relate to – having Indians in Karachi and bomb blasts and reported incidents of dacoity in *Sarafa Bazar* on the press statement of the Interior Minister expressing inability of the Government to control sabotage activities and the point of order related, I think, both Javed Jabbar and Maulana Kausar Niazi to the incidents which had taken place, I think, almost on that day or a day earlier in Karachi . . .

Mr. Javed Jabbar : No. Sir, Sorry. Just a point of clarification Mr. Chairman, my adjournment motion concerned the smuggling of spies into Pakistan in their operations, Minister for Interior did not oppose the motion.

Mr. Chairman : That is also included here.

Mr. Javed Jabbar : Right.

Mr. Chairman : Jenab Maulana Kausar Niazi Sahib.

DISCUSSION ON THE INTERNAL SITUATION IN THE COUNTRY

مولانا کوثر نیازی : جناب چیئرمین ! جب سے پاکستان بنا ہے اس ملک میں کئی تحریکیں چلیں ان تحریکوں میں تحریک ختم نبوت سے لے کر پی این اے کی تحریک تک اور پھر ۱۹۸۵ میں ایم آر ڈی کی تحریک

تک ان تمام تحریکوں کے دوران جتنے لوگ مجموعی طور پر مرے ہیں اور جو نقصان قومی جائداد کو مجموعی طور پر پہنچا ہے ان چند سالوں میں ہونے والے واقعات جو زیادہ تر بیرونی عوامل کا نتیجہ ہیں ان کے نتیجے میں جو اموات واقع ہوئی ہیں اور جو تباہی ہوئی ہے وہ ملک میں ہونیوالی تمام تر تحریکات کی مجموعی اموات اور نقصان سے کہیں زیادہ ہے ۔ ان چند سالوں میں بموں کے دھماکوں کا ایک نیا phenomenon introduce ہوا ہے اور حالت یہ ہو گئی ہے کہ اب کسی بم کے دھماکے کے نتیجے میں دو یا تین آدمیوں کے مر جانے سے کسی خبریت کا احساس نہیں ہوتا، خود پریس بھی اسے زیادہ اہمیت نہیں دیتا کہ اب یہ روز مرہ ہو گیا ہے، جب تک ۸، ۱۰ آدمی نہ مریں خبر نہیں بنتی پھر لوگوں کو دن دہاڑے اغوا کر کے لے جانا اور ان سے ransom طلب کرنا یہ ایک نیا فیکٹر ہے جو ہماری سوسائٹی میں متعارف ہوا ہے، سندھ کے ایک ذمہ دار سیاست دان اور جماعت اسلامی پاکستان کے نائب امیر مولانا جان محمد عباسی جیسے ذمہ دار آدمی نے پچھلے دنوں ایک پریس کانفرنس میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ گزشتہ سال میں سندھ سے تقریباً دس ہزار افراد کو اغوا کیا گیا اور جناب چیئرمین، دس سے لے کر بارہ جنوری تک کے اخبارات کو جب کھنگالا گیا اور صرف تین دن کے اغوا کے واقعات جمع کرنے کی کوشش کی گئی تو مجھے یہ نظر آیا کہ ان تین دنوں کے دوران شہداد کوٹ اور دادو کے بعض دیہاتوں میں دس زمیندار اغوا ہوئے ہیں، لاکھڑا سے دو کان کن اغوا ہوئے ہیں اور حیدرآباد سے تین طلبا کو اغوا کیا گیا، پھر ڈکیتیوں کا عالم یہ ہے کہ کراچی اور بعض دوسرے شہروں میں تو جو ڈکیتیاں ہوتی ہیں سو

[Maulana Kausar Niazi]

ہوتی تھیں، اب قصر صدارت کے عین زیر سایہ خود راولپنڈی میں بھی دن دہاڑے ڈکیتیاں شروع ہو گئی ہیں، پچھلے چند دنوں میں دو ایسی ڈکیتیاں ہوئی ہیں کہ دن کی روشنی میں لوگ دندناتے ہوئے دو گھروں میں گھسے ہیں، اہل خانہ کو انہوں نے رسیوں سے باندھا ہے اور گھر کا صفایا کر کے چلتے بنے ہیں اور پولیس انہیں گرفتار نہیں کر سکی، کراچی میں وقفے وقفے سے جو لاوا ابلتا ہے جو آتش فشاں بھڑکتا ہے، کیونکہ زیر زمین وہاں جو نفرتوں کی آتش سیال بہہ رہی ہے، میں آگے چل کر عرض کروں گا کہ اس کا باعث کیا ہے، تو وہ ایک اور مستقل عنوان بن گیا ہے ہماری قومی زندگی کا کہ ہر ہفتے اور دوسرے ہفتے کے بعد کراچی میں نفرتوں کا یہ الاؤ بھڑکتا ہے۔ اور پاکستان کے امن و سکون کو بھسم کر کے رکھ دیتا ہے۔

جناب والا! آسانی سے کہا جا سکتا ہے کہ اس کا علاج یہ ہے کہ پولیس کو کسا جائے اور سپاہیوں پر نظر رکھی جائے انہیں چوکس کیا جائے تا کہ وہ لا اینڈ آرڈر maintain کر سکیں، لیکن میں با ادب گزارش کروں گا کہ ایک وہ سپاہی جس کو ہم نے جیل کے ایک قیدی سے بھی کمتر حقوق کا حقدار سمجھ رکھا ہے وہ کیسے اتنی بھاری ذمہ داری ادا کر سکتا ہے، میں جیلوں میں رہا ہوں اور مجھے معلوم ہے کہ جیل میں ایک قیدی پر حکومت تین روپے ایک کھانے کے لیئے خرچ کرتی ہے اور تین کھانوں کے لیئے ۹ روپے خرچ کرتی ہے، اگر ایک سپاہی کے کنبے کے آپ ۵ افراد بھی لے لیں تو اس کو ایک دن کے کھانے کے لیئے ۴۵ روپے درکار ہیں اور مہینے میں اس کو کھانے کی مد

ہی میں ۱۳۵۰ روپے کی ضرورت ہے، جبکہ ہم اس کو ۹۰۰ روپے ادا کرتے ہیں، ۹۰۰ روپیہ ماہوار وہ اس میں کھائے گا کیا، اوڑھے گا کیا پہنے گا کیا، جناب والا! اس لیئے سپاہی کو کسنے اور اس کو چوکس کرنے سے کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوگا، ملک کا اکنامک سٹرکچر بدلیئے اور یہ آسانی سے بدلا جا سکتا ہے خود ڈاکٹر محبوب الحق جیسے واقف درون خانہ نے یہ کہا ہے کہ اربوں روپے اس ملک کے بیوروکریٹ ہڑپ کر جاتے ہیں ۴۰ ارب روپے کے بارے میں انہوں نے کہا ہے اور وہ ایک ذمہ دار شخص ہیں یقیناً وہ غلط بیانی نہیں کر سکتے۔ اگر ان روپوں کے تلف ہونے کا سدباب کیا جا سکے اور ٹیکسز میں جو چوری ہوتی ہے اگر اس کے آگے بند باندھا جا سکے اور جناب والا! اگر بڑے بڑے زمینداروں اور جاگیرداروں پر ٹیکس لگایا جا سکے میں چھوٹے زمینداروں کی بات نہیں کر رہا لیکن اگر بڑے بڑے جاگیرداروں اور زمینداروں پر ٹیکس لگایا جا سکے تو اس کے ذریعہ سے جو آمدنی ہو سکتی ہے اس سے ہم اپنی لاء انفورسنگ ایجنسز کے کارکنوں کی تنخواہیں بڑھا سکتے ہیں اور جب تنخواہیں ان کی بڑھیں گی تو آپ کو شیخ سعدی کا مقولہ یاد ہے کہ

ع مزدور خوش دل کند کار بیش

جو خوش دل مزدور ہوتا ہے وہ زیادہ کام کرتا ہے، مگر سوال یہ ہے جناب چیئرمین! کہ آپ نے پولیس کو چوکس بھی کر دیا اکنامک سٹرکچر چینج کرنے کے لیے اقدامات بھی شروع کر دیئے تب بھی یہ ایک طویل المیعاد منصوبہ ہے حالت تو اب یہ ہو گئی ہے

کہ تا تریاق از عراق آوردہ شود

مار گزیدہ خواہد مردہ شود

[Maulana Kausar Niazi]

فوری حل کیا ہے؟ یہ جو آج ہر طرف نفرتوں کا زہر گھلا ہوا ہے
کہ تازہ سانس اس فضا میں لیں تو مشکل ہے اس نفرت کے الاؤ سے نکلنے
کی کیا صورت ہے۔ پولیس تو اس کا حل نہیں ڈھونڈ سکتی۔ ایک زمانہ تھا
جب تحریک پاکستان چل رہی تھی تو مغربی پاکستان کے نمائندے مشرقی پاکستان
سے جا کر منتخب ہوتے تھے لیکن جب مارشل لاء لگا تو وہی مشرقی پاکستان
ہم سے شکایتیں کرتا ہوا جدا ہو گیا۔ اسکے بعد پھر یہ اسلامی مارشل لاء لگا تو ہم نے دیکھا کہ
باقیماندہ پاکستان کے صوبوں میں رہنے والوں کے درمیان بھی نفرتوں کا زہر پھیر
گیا شکائیتیں پیدا ہو گئیں۔ استحصال کی شکایتیں پیدا ہو گئیں، حق تلفی
کی شکایتیں پیدا ہو گئیں اور ہر چہار طرف ان شکایتوں کا غبار پھیل گیا۔ میں
نے سینٹ میں پچھلے دنوں ایک تقریر کرتے ہوئے جناب چیئرمین! عرض
کیا تھا، آپ کو یاد ہو گا میں نے کہا تھا کہ پنجاب کبھی اس بات کا مجرم
نہیں رہا کہ اس کے کسی کمانڈر انچیف نے مارشل لاء لگایا ہو جن کمانڈر انچیفوں
نے مارشل لاء لگائے یا وہ صوبہ سرحد سے تعلق رکھتے تھے یا ان میں سے
ایک صاحب مشرقی پنجاب کے مہاجر تھے لیکن چونکہ قدرتاً فوج میں پنجاب
کی اکثریت ہے چھوٹے صوبوں کو یہ شکایت پیدا ہوئی کہ پنجاب حکومت کر
رہا ہے اور پنجاب ان کا استحصال کر رہا ہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ اس 9 سال کے
طویل ترین مارشل لاء میں جو بیج بوئے گئے آج سول حکومت ان کی فصل کاٹ
رہی ہے۔ پچھلے دنوں لوکل باڈیز کے الیکشن ہوئے کوئی شبہ نہیں یہ بڑا کارنامہ
ہے اور اس کا کریڈٹ بجا طور پر جونیجو حکومت لے سکتی ہے کہ اس سے
پہلے لوکل باڈیز کے الیکشن پاکستان میں نہیں ہوئے لیکن میں آپکی توجہ اس جانب
مبذول کراؤں گا کہ سندھ میں ان لوکل باڈیز الیکشنوں کے درمیان جو نعرے اور جو باتیں انتخابات کا

سر عنوان بنیں اور جنہیں امیدواروں نے اچھالا انہیں آپ اس مارشل لار کے طویل دور کے نتیجے میں پلنے والی نفرتوں کے آئینے میں دیکھنے کی کوشش کیجیئے۔ ان ایکشنوں میں اندرون سندھ میں جو باتیں اچھالی گیئں ان میں سے ایک یہ تھی کہ پنجابی آباد کاروں کو سندھ سے نکالا جائے۔ دوسری بات یہ تھی کہ کالاباغ ڈیم نہیں بننا چاہیئے تیسری بات یہ تھی کہ فلاں فلاں سندھ کے مقامات پر فوجی چھاؤنیاں نہیں بننی چاہیئں ۔ جناب یہ وہ نعرے تھے جن پر ووٹروں نے اپنے نمائندوں کو ووٹ دیئے۔

جناب والا! بلوچستان کی صورت حال یہ رہی ہے کہ وہاں تنہا مری قبیلے کی نشستوں کے اس لیے الیکشن نہیں ہو سکے کہ وہاں کے رہنے والے لوگ افغانستان ہجرت کر گئے ہیں اس لیئے کہ ان کے سردار نے ان کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنے علاقوں کو چھوڑ کر اس کے پاس آ جائیں ۔ حالت یہ ہے کہ اب پاکستان کے توڑنے اور پاکستان کے ٹوٹنے کی باتیں برملا ہوتی ہیں ۔ کبھی وہ باتیں جو ہم خواب میں بھی سنتے تو ہڑبڑا کر بیدار ہو جاتے آج وہ روز مرّہ بن گئی ہیں اور ہم ان کا نوٹس نہیں لیتے یہ باتیں کرنا تو اب یہاں فیشن ہے ۔ مجھے ایک بلوچ لیڈر کی بات یاد آ رہی ہے جناب چیئرمین! جو چند دنوں پہلے انہوں نے کہی اور ہمارے لیے بہت قابل غور ہے انہوں نے کہا کہ سندھ کو پاکستان سے علیحدہ ہونے کے لیئے ممکن ہے بھارت کی امداد کی ضرورت پڑے لیکن جب بلوچستان یہ فیصلہ کرے گا کہ اسے پاکستان سے علیحدہ ہونا ہے تو اسے بھارت کو آواز دینے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ جناب والا! اس طرح ایک طرف مارشل لار نے چھوٹے صوبوں کے درمیان اور بڑے صوبوں کے درمیان یہ نفرت کی خلیج پیدا کی ۔ بھائی کو بھائی

[Maulana Kausar Niazi]

سے لڑایا علاقائیت، قومیت اور صوبائیت پر مبنی سیاست کو فروغ دیا اور دوسری طرف اس نے ملک کو یہ سوغات دی کہ وہ مسئلہ افغانستان کو سرحدوں سے گھسیٹ کر پاکستان کے اندر لے آیا اس مسئلے کے نتیجے میں ہمیں کیا ملا - جناب والا! امداد جو ملی سو ملی کہ کروڑوں روپے روزانہ ہم صرف کر رہے ہیں اور وہ امداد ہمارے لیئے پوری نہیں ہوتی - اس کے ساتھ ساتھ ہیروئن کلچر اور کلاشنکوف کلچر اس سوسائٹی میں انٹروڈیوس ہوا - سمگلنگ کو فروغ ملا - بموں کے دھماکے ہوئے اور اسطرح بموں کے دھماکے ہوئے اب ہم بے لبس ہیں اور ان بموں کے دھماکوں کا ہم کوئی تدارک نہیں کر سکتے - جناب چیئرمین! کچھلے دنوں جب بموں کے دھماکے اسلام آباد میں ہوئے ہیں تو ایک ذمہ دار ترین شخصیت نے یہ بیان دیا کہ ہمارے پاس کوئی گیدڑ سنگھی نہیں ہے کہ ہم ان بموں کے دھماکوں کا مقابلہ کر سکیں - قطع نظر اس کے کہ یہ کوئی اچھا انداز بیان نہ تھا - قطع نظر اس کے کہ گیدڑ سنگھی رومان اور محبت کے تذکروں میں آتی ہے اور بموں کے دھماکوں کے ضمن میں اس کا استعمال اردو زبان میں ایک نئے محاورہ کا اضافہ ہے - میں یہ عرض کرنے کی جسارت کروں گا کہ جناب چیئرمین! گیدڑ سنگھی ہے کیا چیز؟ اگر اقتدار گیدڑ سنگھی نہیں ہے وہ اقتدار جو بلا شرکت غیرے اقتدار ہے کل بھی اقتدار اور آج بھی اقتدار - اس اقتدار سے زیادہ اور گیدڑ سنگھی کیا ہو سکتی ہے - گیدڑ سنگھی تو ایک ملفوف ہے تھوڑا سا غبار آلود اور غبار نما - لیکن آپ کے پاس تو وہ مشینری ہے کہ آپ جس کا بٹن دبا دیں تو کراچی سے خیبر تک تمام نظام زندگی معطل ہو جائے یا اس کے اندر حیات نو کی تازہ لہر دوڑ جائے - جناب والا! اس کے باوجود اس مشینری کے ہوتے ہوئے اس اقتدار کے ہوتے

ہوئے ہم اپنے عوام کو اپنی سیکیورٹی کے بارے میں اپنے امن و امان کے بارے میں مایوس کر رہے ہیں لیکن میں آپ سے عرض کروں گا جناب چیئرمین! اصل مسئلہ گیدڑ سنگھی کا نہیں ہے اصل مسئلہ نقطہ نگاہ اور پالیسی کا ہے حقیقت یہ ہے کہ کچھ اہم عناصر کے نقطہ نگاہ میں اور پالیسی میں اور عوام کے نقطہ نگاہ اور پالیسی میں اتنا بنیادی فرق ہے کہ اس کی وجہ سے یہ صورت حال رونما ہو رہی ہے۔ ابھی میں نے اسلام آباد میں بموں کے دھماکوں کا ذکر کیا ایک اعلیٰ ترین شخصیت ہسپتال میں زخمیوں کو دیکھنے کے لیئے تشریف لے گئی جناب چیئرمین! آپ یقین مانیں اس اعلیٰ ترین شخصیت کا میرے دل میں کامل احترام ہے اور میں ان کے ذاتی اوصاف کا قائل ہوں وہ میرے کرم فرما ہیں لیکن ذاتی وقار اور ذاتی تعلقات ایک اور چیز ہے اور قومی وقار اور قومی معاملات ایک دوسری چیز ہے۔ ایک ذات کا وقار قربان کیا جا سکتا ہے مگر قوم کے وقار کو داؤ پر نہیں لگایا جا سکتا۔ اس لیئے میں مجبور ہوں کہ یہ ناخوشگوار فریضہ ادا کروں کہ اس اعلیٰ ترین ہستی کے فرمودات کا نوٹس لوں کہ انہوں نے کہا کہ میں جب ہسپتال میں ان زخمیوں کی عیادت کے لیئے گیا تو میں نے ان سے اظہار ہمدردی نہیں کیا بلکہ ان کو مبارک باد دی کہ وہ غازی ہیں۔

جناب والا! اکبر الہ آبادی نے کہا تھا کہ

یہ دنیا رنج و راحت کا غلط اندازہ کرتی ہے
خدا ہی خوب واقف ہے کہ کسی پر کیا گزرتی ہے۔

ساحل پر کھڑے ہو کر طوفان میں ڈبکیاں لینے والوں کا حال ساحل پر کھڑے ہونے والے نہیں لگا سکتے، وہ جن کے دل پہ بیتی ہے، وہی

[Maulana Kausar Niazi]

اندازہ کرتے ہیں، کہ زخموں کا اور مشکلوں کا کیا عالم ہے ۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے بزرگ کو ہر قسم کی آفت سے مشکل سے، تکلیف سے بچائے، زمانے کی گرم ہوا سے بچائے، لیکن خدانخواستہ کبھی انہیں غازی بننے کا اتفاق ہو گیا تو پھر میں پوچھوں گا کہ جناب والا! آپ کو مبارک باد دی جائے یا آپ سے اظہار ہمدردی کیا جائے۔

جناب والا! جہاں نقطہ نگاہ یہ ہو کہ جو لوگ یہاں بموں کے دھماکوں میں زخمی ہو رہے ہیں، وہ غازی ہیں.. تو پھر ہم تو قدرتی طور پر چاہیں گے کہ پورا ملک غازیوں کا ملک بن جائے اور اگر کہیں شہید ہو جائیں تو پھر ہمارے اور پون بارہ ہیں، پھر تو سیدھے جنت میں جائیں گے ۔ جناب والا! اس لیئے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ صورت حال کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے نقطہ نگاہ میں اور ہماری پالیسی میں بنیادی کجی ہے ۔ اسلام آباد کے زخمیوں کی بات چلی ہے تو میں ایک گزارش یہ بھی کرنا چاہتا ہوں کہ جو غریب اس دھماکے کے اندر مارا گیا ہے، اس کے لواحقین کو پوچھنے کے لیئے اس کی دعائے مغفرت کرنے کے لیئے حکومت کے کسی ذمہ دار شخص کو یہ توفیق نہیں ہوئی کہ وہ اس کے گھر جا کر دعائے مغفرت ہی کرے ۔ کوئی بڑے سے بڑا، چھوٹے سے چھوٹا، حکومت کا عہدیدار اس کے گھر نہیں پہنچا ۔ ہاں، اس کے گھر جا کر اس کے پسماندگان کو چھیانوے ہزار روپے کا عطیہ ضرور دیا گیا مگر پسماندگان بھی باعزت تھے، انہوں نے کہا کہ جانے والے کی زندگی کی قیمت چھیانوے ہزار نہیں لگائی جا سکتی، جس حکومت کو یہ توفیق نہیں ہوئی کہ ہمارے گھر آ کر ہمیں پرسا دے، ہم اس کا معاوضہ لینے کے لیئے بھی تیار نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین ! لگتا ہے کہ مسئلہ افغانستان میں کچھ لوگوں کا Vested interest قائم ہو گیا ہے ۔ وہ نہیں چاہتے کہ یہ مسئلہ حل ہو، وہ نہیں چاہتے کہ ایک بڑی طاقت کی سرپرستی سے انہیں محرومی ہو، شاید وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے اقتدار کی طوالت کا راز اسی میں ہے کہ مسئلہ افغانستان جاری و ساری رہے ۔ ایک زمانہ تھا کہ ہمیں یہ کہا جاتا تھا کہ جنیوا کانفرنس میں باقی سب مسائل طے ہو گئے ہیں، صرف ٹائم فریم باقی ہے ۔ ٹائم فریم کا مسئلہ طے ہو گیا تو مسئلہ افغانستان حل ہو جائے گا ۔ لیکن اب جب روس نے کہہ دیا کہ وہ ایک سال بلکہ اس سے بھی کم مدت کے اندر اپنی فوجوں کے withdrawal پر تیار ہے اور جب مسٹر کارڈ ویز یہاں آکر اچھے بیانات دینے لگے تو پھر ایک ذمہ دار ترین ہستی نے یہ کہہ کر ان مذاکرات کو سبوتاژ کر دیا، اور ان کے مستقبل کو تاریک کر دیا کہ ہم کسی صورت بھی نجیب گورنمنٹ سے افغانستان کی موجودہ گورنمنٹ سے معاہدہ کرنے کے لیئے تیار نہیں۔ جناب چیئرمین ! عجیب بات ہے ۔ ایک طرف ہم اسلام کے دعویدار ہیں ، وہ اسلام کہ جس کے لانے والے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں سے ایگریمنٹ کیئے، جنہوں نے مشرکوں سے ایگریمنٹ کیئے، جنہوں نے کبھی کفار سے accord کرنے میں اعتراض نہیں کیا اور ہم جو پاکستانی ہیں ہم بھارت جانے کے لیئے تیار ہیں، بھارت سے معاہدہ کرنے کے لیئے تیار ہیں ، وہ بھی تو ایک سپر پاور کا لے پالک ہے ۔ اس کا ایمان اور اعتقاد کیا ہے ، ہمیں معلوم ہے، ہم وہاں سر کے بل جانے کو تیار ہیں ۔ ہم بنگلہ دیش سے بات کرنے کو تیار ہیں کہ جو ہمارے ملک کا حصہ تھا اور ہم سے توڑ لیا گیا ، ہم سے کٹ گیا ، اغیار کی سازشوں کی وجہ

[Maulana Kausar Niazi]

سے، ہم سے علیحدہ کر دیا گیا۔ ہم اپنے ہی جسم کے ایک حصے کو جداگانہ جسم مان کر بات کرنے کو تیار ہیں۔

جناب چیئرمین : میرے خیال میں اگر آپ بحث کا مرکز اندرونی صورت حال پر رکھیں اور فارن پالیسی کو اس اسٹیج پر ٹچ نہ کریں تو بہتر ہوگا۔

مولانا کوثر نیازی : میں جناب یہ عرض کر رہا ہوں کہ مسئلہ افغانستان بنیاد ہے ان تمام داخلی حالات کی۔ ۔ ۔ ۔ ۔

جناب چیئرمین : وہ بات ہو گئی ہے۔

مولانا کوثر نیازی : اس لیے میں Relevant ہوں۔ جناب والا! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں۔ میں آپ کی زیادہ دیر سمع خراشی نہیں کروں گا میں آخری باتوں پر آ رہا ہوں میں یہ پوچھتا ہوں کہ وزیر خارجہ تو وزیر اعظم ہیں، ہمارے دوست زین نورانی، وزیر مملکت ہیں، اب یہ Port folio کب اور کہاں منتقل ہو گیا۔ ۔ ہمیں یہ معلوم نہیں جناب والا! کیا ملک میں دو حکومتیں ہیں۔ ۔ اس سے تو لگتا ہے کہ طاقت کا اصل سرچشمہ اب بھی یہاں نہیں ہے، کہیں اور ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کر رہا تھا اور اسی پر اپنی گفتگو ختم کر رہا ہوں کہ آج کی اندرونی صورت حال، ہمارے طویل مارشل لار کا عطیہ ہے۔ اور اسی مارشل لار کی وجہ سے علاقائی، صوبائی اور قومیتی نفرتیں پیدا ہوئی ہیں، اسی کی وجہ سے مسئلہ افغانستان کو ہماری سیاست میں inject کیا گیا، induct کیا گیا اور اب بھی کچھ لوگ چاہتے ہیں کہ یہ حل نہ ہو۔ اور اس لیئے جب تک اکنامک سٹرکچر چینج نہیں ہوتا، لار اینڈ آرڈر انفورسنگ ایجنسیز کو ان کے حقوق نہیں دیئے جاتے، جب تک چھوٹے

صوبوں کی شکایات کا ازالہ نہیں ہو گا، جب تک مسئلہ افغانستان حل نہیں ہو گا، اندرونی صورت حال یہی رہے گی۔ اس لیے جناب والا! اصل حل یہ ہے کہ ہم اپنی فوج سے ہاتھ باندھ کر یہ گزارش کریں کہ ڈھاکہ میں اگر غیروں کے آگے ہتھیار ڈال کر اس کی سبکی ہوئی ہے، تو ایک دفعہ اپنی قوم کے آگے بھی ہتھیار ڈال کر دیکھ لیں انشاءاللہ اس سے اس کی سبکی نہیں ہو گی بلکہ اس کی عزت میں چار چاند لگ جائیں گے۔

جناب چیئرمین : شکریہ! جناب شاد محمد خان صاحب۔

جناب شاد محمد خان : جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ! حکومت نے یہ موقع دیکر کہ ملک کے اندرونی حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے، یہ ایوان بحث کرے، بہت اچھا قدم اٹھایا ہے۔

حضور والا! یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ بم بلاسٹ یا جو دھماکے روز ہوتے ہیں، جن کی وجہ سے کئی افراد کی جانیں ضائع ہوتی ہیں لوگ مرتے ہیں اور ان کے معاوضے بھی ملتے ہیں، اور ان سب کی ذمہ داری ایک فارن ایجنسی "خاد" پہ یا اس کے ہم نوا جو پاکستان میں بستے ہیں ان پر ڈال کر گلو خلاصی تو کر سکتے ہیں لیکن اپنے آپ کو ایک طرف نہیں رکھ سکتے۔ جناب والا! میں یہاں یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ان دھماکوں کو چھوڑ کر جو روز مرہ کا معمول بن چکے ہیں، اور بہت سی باتیں ہیں جو ملک کے اندر رونما ہو رہی ہیں۔ میں اس سلسلے میں عرض کروں گا کہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ اس وقت سنگین صورت اختیار کر گیا ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ ہمارے علاقہ میں، شاہراہ ریشم پر واقع، میرے گاؤں سے چار

[Mr. Shad Muhammad Khan]

میل کے فاصلے پر، سرشام ڈاکوؤں نے راستہ روک کر، گلگت کی ایک بس پر فائرنگ کر کے، مسافروں کو لوٹ لیا جس میں ایک آدمی ہلاک ہو گیا اور دو آدمی زخمی ہوئے ان کو کسی نے نہیں پکڑا ہے، وہ دندناتے پھر رہے ہیں حضور والا، بٹل کے علاقہ میں ایک اور واقعہ ہوا کہ ڈاکو آتے ہیں، اور لوگوں سے بٹل کے تھانہ کی حدود میں تاوان وصول کر کے ایک پاکٹ میں، جس کو کالا ڈاکہ کہتے ہیں، وہاں چلے جاتے ہیں اور وہیں پناہ لیتے ہیں - ہم صوبائی حکومت سے بار بار استدعا کر رہے ہیں کہ خدا کے لیے اس علاقہ کو اپنے ساتھ merge کریں تا کہ یہ مفروروں کی پناہ گاہ، آماج گاہ نہ بنے۔ لیکن وہاں سے یہ مفرور روز روشن میں آتے ہیں اور لوگوں سے تاوان وصول کر کے چلے جاتے ہیں اور پولیس ان کے خلاف کارروائی کے لیے ٹس سے مس نہیں ہوتی ہے - جب پولیس سے استدعا کی جاتی ہے کہ آپ نوٹس کیوں نہیں لیتے تو وہ کہتے ہیں کہ کوئی بھی یہاں ایسی واردات کرنے کے لیئے نہیں آیا ہے - اس طرح کے سنگین نوعیت کے واقعات روز مرہ کا معمول بن رہے ہیں اس لیے لوگوں کا اعتماد حکومت پر سے اٹھ رہا ہے - حکومت اس سلسلے میں ناکام رہی ہے جو ہمارا جائز تحفظ بھی نہیں کر سکتی ہے۔

جناب والا! ضمنی طور پہ مولانا کوثر نیازی صاحب نے یہ بات دو دفعہ دہرائی ہے کہ مارشل لاء لگانے کے ذمہ دار صرف صوبہ سرحد کے فوجی ہیں - یہ کہنا غلط بیانی پر مبنی ہے - اگر ایوب خان نے مارشل لاء لگایا تو اس کے ساتھ جنرل برکی جو کہ پنجاب سے تعلق رکھتا تھا، ممبر رہا - اگر جنرل یحییٰ نے مارشل لاء لگایا تو جنرل مجیب کہاں کا تھا - انہیں تو صدر کی ذات سے پرخاش ہے کیونکہ وہ اسے پنجابی بھی تسلیم نہیں کرتے

اس بنا پر کہ وہ ایسٹ پنجاب سے مہاجر ہو کر آئے تھے اور صوبہ سرحد میں آباد ہو گئے۔ ایسی باتیں کر کے وہ صوبہ سرحد کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں، لہٰذا میں اس کی تردید کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

حضور والا! میں مذکورہ ایکسپلائٹیشن کا جواب بھی لینا چاہتا ہوں کہ جو اس طرح کی گئی ہے۔ کہ لوگوں کے پاس بڑی بڑی جاگیریں ہیں۔ جناب والا! مجھے نظر نہیں آتا ہے کہ پاکستان میں آج کونسا بڑا زمیندار ہے جس کے پاس زیادہ زمینیں ہیں ایوب خان کی زرعی اصلاحات کے بعد ۳۶ ہزار یونٹ کی entitlement تھی۔ وہ بھی چھن گئی اور اب آٹھ ہزار یونٹ کی entitlement ہے۔ اب اتنی زمین کو اس ہاؤس میں بڑھا چڑھا کر بیان کرنا اور لوگوں کو غلط راہ پر ڈالنا اچھی روایت نہیں ہے۔ مجھے تو حضور والا! پاکستان میں کوئی بڑا زمیندار نظر ہی نہیں آتا۔ اس لیے میں آپ کی وساطت سے وزیر داخلہ کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کراؤں گا کہ جو باتیں یہاں کہی گئی ہیں ان کا نوٹس لیا جائے اور ہمیں تحفظ دیا جائے۔ میں ان کا مشکور ہوں گا۔ شکریہ!

جناب چیئرمین : جناب عبدالرحیم میرداد خیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ اب دل خون کے آنسو رو رہا ہے پورے ملک میں میدانِ کربلا کی فضا قائم ہے کوئٹہ چمن سے لے کر درہ خیبر تک اور درہ خیبر سے ساحل سمندر تک، ہر شخص جب سودا سلف کے لیے صبح گھر سے باہر جاتا ہے تو حالت یہ ہوتی ہے یا تو اس کی لاش گھر

[Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel]

پہنچتی ہے ۔ یا پھر اس کے جسم کا کوئی حصّہ ورثار کے حوالے کیا جاتا ہے ۔ اب حال ہی میں سوات کے بہت پُر فضا مقام مینگورہ جو صحت افزا مقام بھی ہے وہاں بس سٹینڈ پر دن دہاڑے بم کا دھماکہ ہوا اور پندرہ سولہ افراد کی جانیں تلف ہوئیں ۔ کسی کا سر نہیں اور کسی کا بازو نہیں یہ سب کچھ کیا ہو رہا ہے ؟ یہ سب کچھ کرنا غضب خدا کو دعوت دینا ہے ہمیشہ انسان رب العالمین سے یہ کہتا ہے کہ ہمارا مرنا ہمارا جینا اللہ رب العزت کے لیے ہے لیکن آج ہم نے اس دین الہٰی کو پس پشت ڈال دیا اب یہ طرح طرح کے عذاب ملک میں نازل ہو رہے ہیں ۔ کبھی سیلاب کی شکل میں آتا ہے اور کبھی کلاشنکوف کی گولیوں سے سر چھلنی ہو رہے ہیں اگر اس پر اکتفا نہ ہو تو زہریلے ہتھیاروں سے انسان اس کی زمین کے درپے رہتا ہے یہ سب کچھ ہمارے ان اعمال کا نتیجہ ہے جس طرح ہم نے اللہ سے یہ اقرار کیا تھا کہ تیرے دین کی سربلندی کے لیئے کام کریں گے ۔ لیکن اقرار پورا نہ کرنے کی وجہ سے اللہ نے ہمیں ایسے عذابوں میں مبتلا کر دیا ہے ۔ یہ ذہنی اور جسمانی عذاب اس وقت تک دور نہیں ہو سکتے جب تک کہ ہم صحیح معنوں میں اللہ کے دیئے ہوئے نظام پر عمل پیرا نہ ہوں اور یہ مصیبتیں اس وقت تک دور نہیں ہو سکتیں جب تک ہماری دو رنگی ختم نہیں ہوگی ۔ یہ مصیبت اس وقت تک دور نہیں ہو گی جب تک ہمارے حکمران منافقانہ رویہ ترک نہیں کریں گے ۔ لہٰذا اس وقت تک ملک کے عوام اس مصیبت میں مبتلا رہیں گے ۔ اس وقت تک مشکلات میں رہیں گے اور ہر طرح کے عذاب میں مبتلا رہیں گے ۔ اگر ہمارے حکمران صحیح معنوں میں خلیفۃ المسلمین کے پیروکار بنیں ، تب تو

یہ ملک سنوارا جا سکتا ہے اور صحیح معنوں میں چل سکتا ہے ۔ لیکن اس ملک کے حکمران آج تک اپنا عزم نہیں بتا سکے کہ کیا ہونا چاہیئے اور ہمیں کیا کام کرنا چاہیئے اور اس ملک کی حفاظت ہم نے کس طرح کرنی ہے ۔ اور اس ملک کے عوام کی جان و مال عزت و آبرو کی حفاظت کس طرح کرنی ہے اور کس طرح ہمیں رہنا ہے آج تک ایک لمحہ بھر کیلئے بھی اس کے لیئے نہیں سوچا گیا یہی وجہ ہے کہ کفاروں ، فاسقوں اور فاجروں نے اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ۔ بموں کے دھماکے شروع کر دیئے ۔ اور اسی طرح کیمونسٹوں اور سوشلسٹوں نے وہ کام کرنا شروع کر دیئے کہ تم کو تعلیمی اداروں میں کلاشنکوف لے کر چلنا ہے کتاب لے کر نہیں چلنا ۔ اور اگر ایک مسافر آدمی بس میں اپنے سامان کے ہمراہ سوار ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ تمہیں اپنا سامان نہیں لے جانا ہے بلکہ وہ دھماکے کا مواد لے جانا ہے ۔

جناب والا ! ہماری ناقص منصوبہ بندی کی وجہ سے اور حکمرانوں کے ناقص العقل ہونے کی وجہ سے یہ پر فضا مقام میں بلاسٹ ہوا اور یہ پرُ فضا ہوائیں گرد آلود ہواؤں میں تبدیل ہوئیں ۔ اب ہر شخص یہ بات سوچنے پر مجبور ہو چکا ہے کہ میں اب گھر سے بازار جاؤں تو کہیں ایسا نہ ہو کہ میری لاش ہی گھر میں آئے ۔ کم از کم گھر سے نکلتے وقت وہ وصیت کر کے جاتا ہے ۔ جناب والا ! یہ حالات اس وقت تک درست نہیں ہو سکتے جب تک ہم صحیح معنوں میں اللہ کے دیئے ہوئے نظام پر عمل پیرا نہ ہو جائیں اور اس ملک کے عوام پر امن زندگی نہیں گزار سکتے جب تک اللہ کی شریعت کا نظام یہاں نافذ نہ ہوگا نہ یہ ملک آگے چل کر کے ترقی کر سکتا ہے ۔

[Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel]

جناب چیئرمین ! میں یہ کہوں گا کہ پاکستان کے عوام اس وقت ہر قسم کے ذہنی اور جسمانی عذاب میں مبتلا ہیں موجودہ حکمرانوں کو اب نئے انداز اور منصوبے کے ساتھ سوچنا ہوگا اور اس ملک کے عوام کی جان و مال، عزت و آبرو کی حفاظت کرنی ہوگی ورنہ وہ وقت دور نہیں جب ان حکمرانوں کا بستر بوریا گول ہو سکتا ہے اور عوامی سیلاب سے ان حکمرانوں کو کوئی نہیں بچا سکے گا - یہی میری آرزو اور تمنا ہے اور یہ مخلصانہ مشورہ ہے جو بغیر تنخواہ کے ملازم کے میں یہ مشورہ دینا چاہتا ہوں کہ حکمرانو! نوشتہ ' دیوار پڑھو اور پھر اس سے عبرت حاصل کرو۔ جو حکومت عوام کی جان و مال ، عزت و آبرو کی حفاظت نہیں کر سکتی ، وہ دیر تک نہیں چل سکتی، وہ حکومت پائیدار اور مستحکم نہیں بن سکتی جب تک وہ اس سر زمین پاکستان کی صحیح خدمت نہ کرے ۔ جناب چیئرمین ! میں اتنا ہی کہوں گا کہ جب سے افغان مہاجرین نے پاکستان میں قدم رکھا ہے تب سے بموں کے دھماکے تقریباً روزانہ ہوتے ہیں بلکہ میں یہ کہوں گا کہ ہر پانچ گھنٹے کے بعد کوئی نہ کوئی دھماکہ ہوتا ہے - یہ صرف ان افغان مہاجرین کے خلاف ایسی فضا قائم کرنا ہے تاکہ پاکستانی عوام افغان مجاہدین سے نفرت کر کے ان کو نکال دیں۔ حقیقت میں یہ اس لابی کی سازش ہے کہ یہاں مہاجرین کو بدنام کریں اور پھر اندرون پاکستان پاکستانی باشندوں اور پاکستانی حکمرانوں کے درمیان نفرت پیدا کرکے ہم اپنے ناپاک عزائم میں کامیاب ہو سکیں - لیکن پاکستانی عوام بڑی بہادر قوم ہے ۔ پاکستان کے عوام ہر قسم کی قربانیاں دینے کے لیئے تیار ہیں۔ اور پاکستان کے عوام اس سر زمین کی خدمت کرنا اپنے لیئے باعث عبادت اور سعادت سمجھتے ہیں ۔ پاکستان کے عوام کسی سازش کا شکار نہیں ہونگے

انشاء اللہ پاکستان کے بہادر عوام ہر قسم کے مقابلے کے لیے تیار ہیں لیکن اس کے لیے شرط یہ ہے کہ اس میں حکمرانوں کا خلوص بھی شامل ہو۔

جناب چیئرمین! افغان مجاہدین یا پاکستان کے سوشلسٹ کمیونسٹ عناصر یا ایسی لابی، بیرونی ممالک سے جس کا رابطہ ہے، رشتہ ہے، ان کے حالات زندگی کسی قوم اور عوام سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ اس کے باوجود وہ یہ سزا بھگت رہے ہیں کہ اپنی جھونپڑی میں رہتے ہوئے بھی ان میں تحفظ کا فقدان ہے۔ اور وہ اپنی حفاظت چاہتے ہیں۔ موجودہ حکومت بہت بلند و بالا دعوے کرتی ہے ہمیں اس پر اس کو انعام دینا چاہیئے۔ لیکن جہاں یہ ناکام ہیں ان کو چاہیئے کہ اپنے حالات پر نظرثانی کریں۔ حکومت وقت کا فرض ہے کہ اگر وہ رعایا کی حفاظت میں ناکام ہو تو اس حکومت کے لیئے کوئی جواز نہیں رہتا کہ وہ مزید اس ملک پر حکمرانی کرے۔ اس کے ساتھ وہ اعتراف کرے کہ وہ امن و امان کے مسئلے میں ناکام ہو گئی ہے، وہ عوام کی یتیموں اور بیواؤں کی عزت و آبرو کی حفاظت میں ناکام رہی ہے۔ ان سے یہ کام نہیں ہو سکتا تو کسی اور حکمران کو چاہیئے کہ وہ آ جائے۔ لیکن ایسا نہیں ہوا انہوں نے کرسیوں کے ساتھ چمٹنا اور پیوست ہونا اپنے لیئے اولین شرط قرار دی ہے۔ بعد میں عوام کے ساتھ جو کچھ ہوتا ہے وہ صرف بلند و بالا اور بہت بڑے انداز میں تقاریر ہوتی ہیں کہ انشاء اللہ اس عوام پر کوئی مصیبت نہیں آنے دی جائے گی۔ ان کو کوئی تکلیف نہیں ہو گی۔ ہم انشاء اللہ ان کی حفاظت کریں گے۔ ہم ان کے لیے یہ کام کریں گے لیکن وہ بیانات وقتی طور پر ہوتے ہیں اور اس کے بعد کچھ نہیں ہوتا۔ ہمیں عملی

[Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel]

طور پہ کام کرنا چاہیئے۔ اگر حکمران طبقہ صحیح طریقے سے عوام کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کا عہد کرے کہ ہم اس ملک کی حفاظت کریں گے تو پھر اس ملک کے عوام بھی موجودہ حکومت کی دل و جان سے حمایت کرنے میں حق بجانب ہوں گے۔ لیکن اگر انہوں نے اسی طرح کام کیا اور دورنگی اختیار کی تو پھر وہ وقت دور نہیں جب اس ملک کے حکمرانوں کو بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

جناب چیئرمین : اذان کا وقت ہو رہا ہے۔ ذرا مختصر کریں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : اذان کے بعد تقریر جاری رہے گی ؟

جناب چیئرمین : ابھی اور بھی بہت سے اصحاب بولیں گے۔ اس لیے اگر ذرا اختصار سے کام لیا جائے تو بہتر ہوگا۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب چیئرمین ! اس حکومت نے کہا تھا کہ ان دھماکوں کے متاثرین کو اتنے اتنے پیسے دیئے جائیں گے۔ یہ پیسہ دینا تو کوئی بہت بڑا اعزاز نہیں ہے۔ قائداعظم کی تصویر کا اس طرح غلط استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ لیکن جہاں انہوں نے وعدے کیئے ہیں وہاں انہوں نے دورنگی اختیار کی ہے۔ ادھر انہوں نے وعدے تو کیئے لیکن ان غریبوں کو کچھ بھی نہیں ملا۔ چمن اور کوئٹہ کے واقعات میرے سامنے ہیں۔ مجھے روزانہ خط اور درخواستیں دی جا رہی ہیں کہ ہمارا سب کچھ تباہ ہو گیا لیکن آج تک حکومت نے ہماری کوئی مدد نہیں کی۔ لہٰذا یا تو یہ اعلان نہ کریں اور اگر اعلان کرتے ہیں تو پھر یہ منافقانہ رویہ اختیار نہیں کرنا چاہیئے ان لوگوں کے لیئے عملی اقدام کرنا چاہیئے۔ تو یہ میری گزارشات تھیں۔ جناب چیئرمین ! میں صرف یہ کہوں گا کہ اگر میرے ساتھ یہ اس بات پہ متفق ہوں

کہ ہم نے آج سے اللہ کے سامنے اقرار کرنا ہے کہ جو بات ہم کہیں گے جو بات حکمران طبقہ کہے گا وہ اخلاص نیّت سے کرے گا۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ اُن کی اللہ تعالےٰ اور عمر دراز نہ کرے اور اگر ایسا نہیں ہے تو پھر یہ یاد رکھو کہ انشاءاللہ وہ وقت دور نہیں کہ اللہ کے حضور جانا ہے اور اس کے سامنے جوابدہ ہونا ہے۔

جناب چیئرمین : پیشتر اس کے کہ آذان کے لیئے اجلاس ملتوی کیا جائے۔ جو اصحاب اس موضوع پر اظہار خیال کرنا چاہتے ہیں وہ سیکرٹریٹ میں اپنا نام لکھوا دیں۔ اجلاس کو ملتوی کیا جاتا ہے۔

To meet again at 6.00 p.m.after Maghrab prayers.

[The House adjourned o for Maghrab prayers]

[The House re-assembled after interval with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair].

جناب چیئرمین : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب بنگلزئی صاحب بولنا چاہتے تھے ۔ جناب بنگلزئی صاحب ۔

میر حسین بخش بنگلزئی : جناب چیئرمین ! جناب وزیر داخلہ کی تحریک پر ملک کی داخلی صورت حال اس وقت معزز ایوان میں زیر بحث ہے جہاں تک ملک کی داخلی صورت حال کا تعلق ہے اس پر جناب والا ! اس سے پہلے بھی اس معزز ایوان میں اپنے شعلہ بیان مقرروں کو سنا ہے اور آج بھی انہیں سننے کا موقع ملا ۔ مجھے اس بات پر انتہائی افسوس ہے اور ہر پاکستانی شہری کو یقیناً افسوس ہونا چاہیئے کہ آج ملک کے اندر جو امن و امان کی صورت حال ہے وہ یقیناً قطعی اس قابل نہیں کہ ہم اس کو تحسین کی نگاہ سے دیکھیں ۔ یہ افسوس ہر پاکستانی کے دل میں ہے کہ اس کا گھر کیوں جل رہا ہے ۔ وہ ایک عام معصوم مسافر، جو کسی بس میں سفر کر رہا ہے ۔ کسی سٹیشن پر بیٹھا ہے ۔ کسی بینک یا دوکان میں بچوں کے لیئے روزی کمانے گیا ہے اور اچانک کسی بم بلاسٹ سے اس شخص کی موت واقع ہوتی ہے ۔ یہ یقینی بات ہے کہ یہ قابل مذمت ہے ۔ لیکن جب تک اس صورت حال کو حقائق کی نگاہ سے نہ دیکھا جائے ۔ جب تک اس صورت حال کا جائزہ قومی اور بین الاقوامی صورت حال کے آئینہ میں نہ لیا جائے اس وقت تک صحیح صورت حال سامنے نہیں آسکتی ۔

جناب چیئرمین ! ہر پاکستانی شہری کا یہ آئینی حق ہے کہ اسکو ملک میں تحفظ فراہم کیا جائے ہر حکومت کا یہ آئینی فرض ہے کہ وہ اپنے شہریوں کو تحفظ فراہم کرے لیکن اس کے علاوہ ایک قدر مشترک جو حکمرانوں اور عوام کے درمیان ہے اس کو ملحوظ خاطر رکھے بغیر اس بحث میں پڑنا یقیناً ناانصافی کے مترادف ہے

وہ قدر مشترک عوام اور حکومت کے درمیان صرف یہ ہے کہ ہر شہری یہ سمجھے کہ وہ جس ملک میں رہ رہا ہے یہ اس کا اپنا ملک ہے اس ملک کے تمام وسائل اس کے اپنے ہیں اس ملک کے تمام سود و زیاں میں وہ برابر کا شریک ہے۔ اور یہی کچھ حکومت کو سمجھنا چاہیئے کہ اس کا یہ آئینی فرض بنتا ہے کہ وہ عوام کے ساتھ مل کر عوام کے حقوق کے تحفظ کا بندوبست کرے۔ مگر ایک قدر مشترک جو دونوں میں ہے وہ یہی ہے کہ دونوں کو مل کر زمام حکومت چلانی چاہیئے۔ اگر ملک کے تمام شہری آنکھیں بند کر کے صرف حکومت اور انتظامیہ کی طرف دیکھتے رہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ یقیناً نا انصافی ہوگی۔ یہ ایک فرض ہے یہ ایک ملی فرض ہے جو اس ملک کے اندر ہر شہری پر عائد ہوتا ہے کہ وہ ملک کے شہریوں کے حقوق اور ان کے تحفظ میں برابر کا شریک ہے۔

جناب والا! میں یہ سمجھتا ہوں کہ دنیا میں بالخصوص سیاست میں سب سے آسان ترین کام اگر کوئی ہو سکتا ہے تو وہ صرف اعتراض ہے۔ اب کتنے دنوں سے اس معزز ایوان میں اس بات کو ثابت کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ اس ملک میں مارشل لاء لگانے والا پنجاب کا نہیں تھا۔ بلکہ فرنٹیئر کا تھا۔ آیا مارشل لاء لگانے والے کو یہ ثابت کرنا کہ وہ کس صوبے سے تھا کیا یہ مسئلے کا بنیادی حل ہے؟ قطعاً نہیں۔ مارشل لاء لگانے والا پاکستان کی تاریخ میں جب کبھی بھی اس نے مارشل لاء لگایا خواہ وہ سندھ کا تھا خواہ وہ پنجاب کا تھا خواہ وہ بنگال کا تھا یا بلوچستان کا تھا وہ ملک کے کسی بھی صوبے سے تعلق رکھتا تھا وہ قابل مذمت ہے۔ اس لیئے قابل مذمت ہے کہ اس مارشل لاء لگانے والے نے ملک کے عوام کے

[Mir Hussain Bulksh Bangulzai]

حقوق کو سلب کیا - اب اس بات کو ثابت کرنے کی کوئی گنجائش ہی باقی نہیں رہتی کہ مارشل لا لگانے والا کون تھا؟ مارشل لا لگانے والا جو بھی تھا وہ مارشل لا ہی لگانے والا تھا اور اس کا یہ ایکشن قابل مذمت ہے۔ اور اس کے علاوہ جناب اسی ضمن میں، میں آپ کی وساطت سے یہ سوال پوچھنا چاہوں گا کہ وہ شعلہ بیان مقرر جو یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ مارشل لا لگانے والے کا تعلق فرنٹیئر سے تھا تمام وہ لوگ تمام وہ سیاسی پارٹیاں جنہوں نے انقلاب کا دعویٰ کیا جنہوں نے انقلاب کا نعرہ دیا، آج تک پاکستان کی تاریخ میں کسی بھی سیاسی جماعت نے فوج کو بطور انسٹیٹیوشن کے condemn کیا ہے؟ قطعاً نہیں اگر جناب آپ فوج کے وجود کو کسی ملک کے تحفظ کے لئے ضروری سمجھتے ہیں تو پھر آپ ملک کے اندر اس سیاست کو فروغ دیں کہ جس سے آپ کی فوج encourage ہو کر آپ کے حقوق کو غصب نہ کرے۔ جناب والا! اس سلسلے میں تمام وہ سیاسی طاقتیں، یہ بات میں بیانگ دہل کہہ رہا ہوں، جنہوں نے ملک کے اندر اس قسم کے سیاسی حالات پیدا کیے کہ جس کے نتیجے میں اور جس کی بنیاد پر فوج کو یہ حوصلہ ملا کہ وہ اس ملک میں مارشل لاء لگائے وہ قابل مذمت ہیں۔

جناب والا! یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ اقتدار کی گیدڑ سنگھی سے ہٹ کر اور کونسی گیدڑ سنگھی ہے جو کسی کے پاس ہو سکتی ہے۔ جناب والا! اقتدار کی یہی گیدڑ سنگھی ۱۹۷۷ء میں آپ کے پاس بھی تھی۔ پھر آپ نے اپنے اقتدار کو کیوں نہ بچایا؟ پھر آپ نے اس متفقہ آئین کو کیوں نہیں بچایا؟ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اقتدار کی گیدڑ سنگھی واحد علاج نہیں ہے کسی ملک کے عوام

کو تحفظ پہنچانے کا ۔ بلکہ اگر کوئی گیدڑ سنگھی میرے نزدیک قابل قبول ہے تو وہ اس ملک کے باشعور عوام کی مشترکہ فکر ہے اس کے علاوہ جناب والا! مجھے اچھی طرح یاد ہے میں ۱۳ - ۱۹۶۲ء میں سنٹرل جیل حیدر آباد میں تھا۔ کسی صاحب نے مجھے یہ کہا کہ اب تو سندھ میں آنے کے لئے آپ لوگوں کو پاسپورٹ لینا پڑے گا اور وہی واقعہ کسی اور انداز میں کسی دوسرے مہربان نے ۱۹۸۷ء میں بیان کیا کہ جی، بلوچستان آنے کے لئے ہمیں پاسپورٹ کی کب ضرورت پڑے گی، تو میں نے ان سے یہ کہا جناب ایں خواب است و خیال است و محال است و جنون ۔ یہ پاکستان قائم رہنے کے لیے بنا ہے۔ اور یہ قائم رہے گا پاکستان کے اندر ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں پاسپورٹ لے کر جانے کی کوئی ضرورت نہیں پڑے گی ۔ جناب والا! ہمارے وہ لوگ بھی اس ملک میں رہتے ہیں جن کے دل میں ایک خلش باقی ہے کہ اس ملک کے اندر پاسپورٹ لے کر جانے کے لیئے وہ حالات اور طریقے پیدا کر سکیں مگر یہ خواب ہے ۔ یہ جنون ہے، انشاءاللہ یہ خواب اور یہ گندہ خواب جو ان کے ذہنوں میں ہے وہ کبھی بھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہوگا پاکستان کے دس کروڑ عوام اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ یہ ان کا ملک ہے اور یہ اس کو یہ لوگ قائم رکھیں گے ۔ ملک کے استحکام سے جو بھی کھیلے گا اس کے عزائم کبھی بھی کامیاب نہیں ہوں گے ۔ اور ابھی کسی [illegible] لیڈر کے حوالے سے جناب اس معزز ایوان میں یہ بھی کہا گیا کہ سندھ والوں کو تو ہندوستان قریب پڑے گا لیکن بلوچستان والوں کو افغانستان بڑا نزدیک پڑتا ہے ۔ مگر یقین رکھیئے جناب کہ میں ان محب وطن بلوچوں کی طرف سے یہ اعلان کر رہا ہوں کہ تمام وہ عزائم جو پاکستان کو توڑنے کے ہونگے وہ خاک میں ملا دیئے جائیں

[Mir Hussain Bukhsh Bangulzai]

گے، ان کو کبھی بھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہونے دیا جائے گا، بلوچ اسی طریقے سے پاکستان کا وفادار ہے جس طریقے سے پاکستان کا کوئی محترم معزز شہری، کوئی باشعور شہری وفادار ہو سکتا ہے۔

جناب والا! اب یقیناً میرے دوست یہ کہیں گے کہ یہ تو سرکاری بنچوں سے تقریر ہو رہی ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ میں سرکاری بنچوں سے تقریر کر رہا ہوں، مگر جناب والا! میں صرف ایک مثال آپ کی خدمت میں عرض کر رہا ہوں، ان لوگوں کے لیئے جن کے منہ میں پانی بھر آتا ہے افغانستان کا نام لینے سے چند دنوں کی بات ہے اور بالکل واضح اور روز روشن کی طرح ایک مثال ہمارے سامنے ہے کہ انتہائی شارٹ نوٹس پر انڈیا کا وزیر اعظم پشاور کا دورہ کرتا ہے، انتظامات بالکل ٹھیک ٹھاک ہوتے ہیں اس ملک کا صدر اور وزیر اعظم پانچ لاکھ کے مجمع میں ، نماز جنازہ میں چلے جاتے ہیں، پھر وہ اتنا بڑا جلوس کابل چلا جاتا ہے اور پاکستان کے بارڈر تک کسی کی نکسیر بھی نہیں پھوٹتی، لیکن جیسے ہی کابل کی سرزمین پر لوگ قدم رکھتے ہیں وہاں پر وہ پاکستان کے بدخواہ ایجنٹ دھماکے کرتے ہیں اور معصوم جانوں کا ضیاع ہوتا ہے، پراپرٹی کا ضیاع ہوتا ہے اب آپ تقابلی جائزہ لیں۔ جناب والا! جن کی تعریف کرتے کرتے آپ تھکتے نہیں ہیں ان کے انتظام میں اور آپ کے ملک کے نظم و نسق میں کتنا فرق ہے، کیا یہ بات اس حکومت کے لیئے قابل تحسین نہیں ہے، لیکن میں ان الفاظ کے باوجود سب اچھا نہیں کہہ سکتا کوئی بھی معاشرہ تدریجی ترقی کے بغیر ترقی نہیں کر سکتا، آپ کوئی بھی مسئلہ لیں اس میں اصلاح کی ضرورت آپ کو ضرور پڑے گی، ہمارا معاشرہ اصلاح طلب ہے اور ہر پاکستانی سے یہ میری اپیل ہے خواہ وہ ملک کے کسی بھی کونے میں رہتا ہے کہ ہم سب ان واقعات کے افسوس

ہیں برابر کے شریک ہیں۔ لیکن آیئے مل کر، ہاتھ ملا کر اس بات کا عہد اور تہیہ
کریں کہ ہم اپنے ملک کو دشمنوں کے حوالے قطعاً، قطعاً اور قطعاً نہیں ہونے دیں گے اور
ان کے تمام ایسے عزائم ہم خاک میں ملا دیں گے، شکریہ!

Mr. Chairman : Mr. Ahmed Mian Soomro.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Mr. Chairman, I thank you for giving me this opportunity. Sir, I commend the decision of the Minister for Interior in allowing this House to debate the internal situation of the country.

Mr. Javed Jabbar : Point of order. It is not the most dignified Minister who allowed us, it was the House that allowed us.

Mr. Chairman : I think the motion was moved by the Minister. This is no point of order.

Mr. Ahmed Mian Soomro : In reply to my friend, I will just say that the motion ultimately, for his recollection, was moved by the Minister for Interior.

Mr. Chairman : You go ahead with your speech.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Therefore, I commend this action of the Minister for Interior. I would now also repeat some of the suggestions because fortunately or unfortunately this Ministry of Interior has been changing hands and the suggestions that were at that time given to the Minister Incharge, it appears, have not been passed on to his successor because we find no action at all on various suggestions given in this House which, again, I would, to some extent, repeat.

Sir, this realization that things in the law and order situation are not satisfactory is in itself commendable because, Sir, unless you know and diagnose the disease you cannot think of its remedy. We

[Mr. Ahmed Mian Soomro]

cannot say that we have an ideal law and order situation. It is any thing but that. There is law but no order. There is no implementation of law in the real sense that every one should feel himself equal before law and be entitled to the administration of justice according to law. These aspects are not there to the extent that they should be.

The law and order situation, Sir, is divisible into two aspects – one is terrorism being done by bomb blasts and such other situations. In that case the situation is different and I would not blame the Government to a great extent about that because there is no doubt that they are taking steps and on their part doing what they feel enough as far as this aspect is concerned. This terrorism has not been controlled even in those countries which are in a much better position in all respects than our country.They have not been able to suppress terrorism. Terrorism is also due to certain countries beyond our border but since this debate today is not on the foreign policy I would not dilate on that in length. I would confine myself to the situation as far as internal law and order is concerned.

In that again the law and order situation in different parts of this country is different. In Punjab, I would say it is satisfactory as compared to the others and there is nothing very extraordinary in a bad state. In the Frontier province I would say it is mainly due to the terrorist activities and not so much to the law and order local problem. So also in Baluchistan where because of the system prevalent there – their Levy system, the *Jirga* system, that has proved effective & that has enabled the Government to keep the law and order situation under control because of the system of administration of justice particularly in those areas which are known as the 'B' area; where the ordinary law is not applicable, where the ordinary police is not there.

Coming to Sind, Sir, there is no doubt that the law and order situation there is anything but satisfactory, and this has not been the case now. We have for the last 1½ to 2 years in this very august House debated on the situation prevailing there. It is very difficult, very risky to travel by road in that province not only during the night but even during the day. This system of kidnapping for ransom has become a common thing there. Formerly it used to be one person who used to be kidnapped usually but now I find and

you are well aware and this House is well aware that even five and six and ten persons at a time are kidnapped. The buses are stopped, any number that they desire, they take away and then if they feel, any of them is poor, unable to pay anything, he is let off and those that have the capacity according to them to pay, are taken away. We know of so many cases, we know of the famous case of Ahmad Dauds brother - Suleman Daud. We now know of a respectable *Zamindar* - Kachalo's son who while going to school in Hyderabad was kidnapped at the gate and now it is almost a month and a half or two, he has not yet been recovered. What a shameful condition, it is, Sir. The students at the gates of the schools in broad day light are kidnapped and are not returned even for one and a half to two months.

This is the state of affairs prevailing unfortunately in one of the provinces of this country. We find so many of the cases that have come to light that it is the police that was also involved as member of those gangs of dacoits. The *Chowkidar* who is supposed to protect the house, if he himself robs the house what a state of affairs we are in. We find so many cases which have not come to light where if a through investigation is carried out, it will be found that the Police is directly or indirectly involved in it. Sir, this again brings us to find out a remedy and in this House a suggestion had been made that the local Police Stations Policemen should belong to that local area. Let the Government give it a chance. They will be interested in the locality, they will have sanctions behind them of the people. His relatives are living in that locality, they would be less likely to commit great injustices with the people of that locality. Let Government try it. Let Government give it a chance at least up-to the A.S.I's level. And if they find that things improve thereby, which I am confident, because that person, that ASI, that Constable, that Head Constable will not involve anybody in any false case of murder or any serious offence knowing that there might be an adverse retaliation. So, I would suggest to Government to give this a chance.

We find that the situation in Karachi since the last one and a half of to two years is out of the control of the Government. We find no serious remedy found by the Government to bring the law and order situation in Karachi where one brother is killing the other. They

[Mr. Ahmed Mian Soomro]

are not able to control it. Let them take the people into confidence. Let them really do a heart searching because Karachi could paralyse this whole country. We have most of our industries there, we have ports there and therefore, Karachi should not be taken lightly.

Sometime back one of Karachi's main problems was 'transport'. The Commissions were appointed and they have given their reports, but like all Commissions that give their reports, which do not see the light of the day, and just go into the shelves of the stores and remain there. The Prime Minister realizing this need of Karachi had announced two hundred buses to be given to Karachi. These Five Year Plan, I think say Sir, that the need of Karachi is six thousand buses. There are always to deal with that. Let the Government announce today that the Government is not capable in the public sector to meet this demand because of its limited resources. While it is limited even those two hundred buses announced by the Prime Minister have not yet been given because as I understand some or the other objection in the Finance Ministry takes place. And that open commitment of the Prime Minister has not yet been fulfiled. So, for this six thousand buses, the Government should open up the private sector, the Government should forego the custom duty on import of buses for public use. The Government will not be losing what they are getting. They will only not get what they want to get but they will be solving the problem of Karachi to a great extent. The private sector if they are given these concessions they will be pleased to come forward and cater to the needs of Karachi and thereby solving one of the important problems of this city.

Therefore, I come to the question, how to improve the situation? We know most of the cries of the public are against the Police system of Administration. I had suggested in this very House that the main complaint against the Police is that they do not register complaints. They take money to register complaints. On the one hand a person is bereaved then to bring that on record he has to pay for it. Under Section 154 the Criminal Procedure Code; the Police is bound to register a cognizable offence and to investigate but that is not being done and my honourable Minister Incharge of Interior, he is also a public man he knows that this is not being done. He knows that it is Police's option to register a complaint or not to register

کہ ہم پرچہ کریں گے یا نہیں کریں گے

which under section 154 of the law as it stands is compulsory. They should allow any aggvieved person to come & give a wri[ten cumplaint to a public representative and if he receive it and endoreses it to the Police Station that should be treated as a First Information Report and let the police investigate on that if it is false, dispose it of accordingly. If it is correct, dispose it of accordingly but that discretion not to do they are bound under the law to do, must be taken away from the Police so that anybody having any grievance could see that it is redressed.

The other question Sir was about 'speedy justice'. As I had suggested, please make all offences, as far as possible and I will go to the extent of saying except where the State property is concerned, our highway robberies are concerned, compoundable. You will be removing 60% of the work-load of the courts because the parties in any case, get so fed up of the delay in getting justice. For years and years they have to carry on their cases, come and attend courts only to get a next hearing. Daily on the cause list in each Court you will find thirty, forty cases out of which hardly one or two can be tried and those which are tried, it is a waste of time from this point of view that the parties have compromised but they come there and give false evidence and the result of the case is the same. If you had accepted the compromise and saved that whole day of the court which could then administer justice in cases where it is required to administer. If the parties compromise you can not thrust justice on anyone Sir, if they compromise and come to the court all the better, it will be saving future crimes which if you do not allow them it would lead to retalisation, it would lead to more crimes which could be easily avoided. So, I would very respectfully ask the Minister for Interior please for God" sake give this the attention it deserves and if you are satisfied that this is one of the ways of speedy justice please ensure it.

Then Sir, I come to corruption. Corruption is one of the greatest maladies at present. It has escalated to such an extent that it is almost impossible to get anything done unless you go and pay for it and the rate at which you have to pay is not bearable. My learned friend Maulana Sahib has drawn the attention to how a Constable could live on what you are giving him. The Government is compelling them to

[Mr. Ahmed Mian Soomro]

be corrupt just to maintain their families. Take a view of what you have had reports of so many committees on 'corruption'. Can we be told what they have done? We daily read about the Parliamentary Committees - how they are being hindered from going into the question of very large amounts? They are not being supplied the requisite informations. We have the Public Accounts Committee, we have the Anti-Corruption Committee headed by Gen. Majeed. Look daily at what are their grievances; why are they not cooperating with the Parliamentary Committee? Is Parliament not superior to the other functionaries of Government? Is Parliament not the highest authority here having the public representatives? Then if you really mean to stop corruption, you cannot stop it, nobody can stop it but can reduce it. I would suggest that all these confidential reports of officers are anything but true; they are more misleading than helping you. In the districts and divisions, have committee of the public representatives and let them give you a remark every year on the integrity of an officer. That will give you the true picture.

Then Sir, as far as *Hadud* Laws are concerned, it is alright to enforce *Hadud* laws but also with that let them have the *'Qunun-e-Shahadat'* according to *Shariat.* We find recently one of the interesting cases which we nowadays read in the papers about one Shahida Parveen who has been sentenced to stoning to death, which the Prime Minister has been pleased to stay for the time being. Now, Sir, according to *Shariat.* the evidence required for punishment for adultery is so strict that to give that punishment to the evidence collected by the police of nowadays would be in its sense something against *Shariat. Shariat* prescribes the punishment but it also prescribes the evidence that is required to enforce a serious penalty like death, and not any evidence collected by police. I can tell you about a case of my own, Sir. By the way I was going to the Airport. On the way, the traffic police stopped me. I was not driving, I was just sitting on a seat. They stopped and asked, "you are exceeding the limit". I said, what is the limit? There was no answer. To my surprise, they challaned me, to appear in the court to answer the charges. I said, I am sitting here; I am not driving; I am not owning the car. If this is a state of our Senator, God save us from this police, Sir. So, I, therefore, would submit that if they want to enforced *Hudud* Laws then the evidence alsu prescribed for that should

be enforced, and lastly Sir, I would suggest in the case of arms licences. The people who are law abiding, who want to protect themselves, they are not being given arms, while dacoits who do not care to have licences they have got the most modern arms. They will come and attack the village knowing there can be no resistence with arms worthwhile. We suggested in this House to the Government granting please be liberal about arms licences to villagers. Give those villagers the most modern arma; tell them that they cannot carry it outside. But in the villages, let them have if there dacoits have got Klashinkoves why not the villagers should have and I can tell the Government that if the villagers are well armed to protect themselves a lot of the law and order serious situation would come under the control of the Government. Merely be having these Eagle Squads and Hawk Squads as we have in Karachi - what are they doing will not do. They are on the round abouts. They are controlling traffic, and checking licences. That is not their job. Please, let them do their job. That is only a way of making money. The drivers whom they. take into their hands have to get themselves freed. So, please look into all this & appoint committees. You have got the confidence of the Members in this matter. Appoint committees from the Members to go into the matter and within a limited time implement those suggestions. If you find any.u] our suggestion are worthwhile then please give them effect.

At this stage, I would Sir, also warn the Government of another issue which is turning out to be a very serious issue for this whole country and that is the Kala Bagh Dam. Please don't take this issue lightly; please don't thrust anything on any province; only do it with the consensus of all the provinces. By one province passing one resolution and another province passing an opposite resolution, you are not going to any good place. You are going in the wrong direction and please take this situation of Kala Bagh Dam seriously so that none of the provinces feel that they are being deprived of their right.

Thank you, Sir.

Mr. Chairman : Thank you very much.

I have another four speakers on the list for today, and seven more for tomorrow. How do we proceed? Shall we finish this motion or adjourn the further discussion on this to tomorrow morning or tomorrow evening - how would you propose? But there are other important items also. There is the legislative business. Apart from that. we have Draft Rules to be finalized. This is also something on which Members have been laying a great deal of emphasis. Then lastly, we have an adjournment motion for which we have to spare some time.

Nawabzada Jehangir Shah Jogezai : I think, we can keep more time. We can stay for longer time to do the work. Let us finish our work.

Mr. Chairman : No. I don't know where Mr. Wasim Sajjad is but one solution can be that we meet in the morning again. In the meantime, we continue till at least 9.0.'clock, and if we do not finish discussion on this item we continue the discussion tomorrow in the evening also only for this item.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, may I make a suggestion ?

Mr. Chairman : Yes please.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir I think, we can continue this item, if the House agrees, for another hour or so and then take up our Rules of Procedure. Sir let us do something about the Rules of Procedure.

Mr. Chairman : postpone the Legislative Business ?

Mr. Ahmed Mian Soomro : Yes, Sir.

Mr. Chairman : Let us also consult the Minister for Law and Parliamentary Affairs.

Nawabzada Jehangir Shah Jogezai : He is not here.

Mr. Chairman : The Minister was here. Can anybody speak on his behalf.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Leader of the House, Sir.

Mr. Muhammad Ali Khan : We may not be able to attend the second session in the evening because we are going to have a meeting of a Special Committee constituted on the 19th of this month.

Mr. Chairman : Is that for tomorrow evening?

Mr. Muhammad Ali Khan : Tomorrow evening.

Mr. Chairman : I see.

Mr. Muhammad Ali Khan : We could be able to meet tomorrow morning but not tomorrow evening, Sir. Because most of the Members would be attending that committee meeting.

Mr. Chairman : No. We can continue discussion on this motion for another half an hour but that would mean sacrifice of the Legislative Business, as far as I can see, and if we take up the Rules instead; will that be acceptable?

Mr. Muhammad Ali Khan : Rules are more important than that, Sir.

Mr Chairman : Alright. Then we will come to that . . . .

Mr. Javed Jabbar : Then you can take up the Rules immediately and defer the debate for tommorrow, if you think, that is the priority.

Mr. Chairman : I am in the hands of the House and I am putting it to you and I will be guided by whatever advice you give me.

Mr. Ahmed Mian Soomro : I think, let us take up the Rules immediately and then postpone the rest of this debate till tomorrow morning.

Mr. Chairman : I am in your hands. If this is the sense of the House then we will take up the rules.

However, Mr. Naeem Ahmed Aheer will have to wind up the debate tomorrow sometime, whatever it is.

Malik Nasim Ahmed Aheer : Sir, now I am ready for this.

Mr. Chairman : No. Yours would be the last speech on this.

Malik Nasim Ahmed Aheer : Obviously, Sir.

Mr. Chairman : Right. Then let us take up the Rules.

Maulana Kausar Niazi : Sir, what about my adjournment motion?

Mr. Chairman : After the Rules, we will pick up the adjournment motion. That has to be the last item of the day under the rules.

DRAFT RULES OF PROCEDURE

Mr. Chairman : So as I had told you previously I think we have not exactly finished but with some exceptions we had gone upto Rule 68. We had postponed the chapter on Adjournment Motions and we would start from there. Shall we follow the same procedure as we have been following in the past.

Mr. Sartaj Aziz : If you permit me Mr. Chairman, I would like to propose that in case of those rules where we have no amendment proposed by any member, the House adopts those rules enbloc without discussing them because we need to discuss only those rules on which there is any amendment . . . .

Mr. Chairman : Well this is what I was going to ask you.

Mr. Sartaj Aziz : This will simplify our work and we may adopt those items on which there is no amendment enbloc by putting it to vote once and then we take up only those items on which there are amendments.

Mr. Chairman : I think the House is entitled to know which particular rule; the rule will have to be mentioned.

(Interruption)

No, the rule will have to be mentioned. I will go over this quickly and I think most of the amendments are in the name of Mr. Javed Jabbar If he is prepared to withdraw some of them I think it would facilitate the task. With all due deferrence they are not all of them very earth shaking.

Mr. Javed Jabbar : No, I understand Mr. Chairman, you know I respect your opinion but I am entitled to mine and I believe that there are some omissions in the report of the Special Committee that need to be focussed on but my intent is not obstructionist. I would like to facilitate the early passage of these rules and if you wish we can take up those rules first on which there are no amendments.

Mr. Chairman : That is right.

Mr. Javed Jabbar : And then come to those on which you feel that there is a need for . . .

Mr. Chairman : Well, this has been the procedure that we followed in the past and I think we will stick to that.

Rule 69, 70 no amendment. Agreed?

(The rules were adopted)

Mr. Chairman : 71, there is an amendment.

Mr. Javed Jabbar : I do not press that amendment.

Mr. Chairman : You don't press that amendment. Then Rule 71 is adopted. Next is Rule 72, there is again an amendment. Do you want to press it?

Mr. Javed Jabbar : Yes Mr. Chairman, I do wish to.

Mr. Chairman : Then Rule 72 we would defer. Rule 73, no amendment. Adopted.

(Rule 73 was adopted)

Mr. Chairman : Rule 74, there is an amendment.

Mr. Javed Jabbar : That is not pressed Mr. Chairman.

Mr. Chairman : That is not pressed. So, Rule 74 adopted.

(Rule 74 was adopted)

Mr. Chairman : Rule 75, no amendment. Adopted.

(Rule 75 was adopted)

Mr. Chairman : Rule 76, no amendment. Adopted.

(Rule 76 was adopted)

Mr. Chairman : Rule 77, there is an amendment.

Mr. Javed Jabbar : Not pressed.

Mr. Chairman : Not pressed, so that is adopted.

(Rule 77 was adopted)

Mr. Chairman : We move to the next Chapter. "Legislation". In Rules 78, 79, 80, 81, 82, 83, 84, 87, 88, 89, 90, 91, no amendment. They are all adopted.

(The rules were adopted)

Mr. Javed Jabbar : Rule 91, there is a small drafting error.

Mr. Chairman : Right.

91 –"Amendment shall be moved by the Member only who has given notice thereof except with the special leave of the Chairman".

You want to omit the word, "Only"?

Mr. Javed Jabbar : No Sir, I want to put it in its right position.

Mr. Chairman : Occurring in the second line, be removed from that place and be added after the word "moved".

Mr. Javed Jabbar : "moved only by the Member", that is where it belongs.

Mr. Chairman : I think it is purely stylistic. Either way it is correct as far as English is concerned.

Mr. Javed Jabbar : No Sir, I do insist.

Mr. Chairman : But the point is noted.

Mr. Javed Jabbar : Right Sir.

Mr. Chairman : Rules 92, 93, 94, 95, 96, 98, 99, 99A and 100. Adopted.

(The rules were adopted)

Mr. Chairman : Well when I say that there are no amendments, please understand that all the original rules have been amended in many of these revised rules. It is to the Draft Rules that there have been no further amendments suggested. I hope, that is clear.

Rules 101 to 111, no amendments. Adopted.

(The rules were adopted)

Mr. Chairman: Then Part IV. Constitutional amendment. Rule 112 adopted.

(The rules were adopted)

Mr. Chairman : Then we go to the next Chapter. Rules 113 and 114 are adopted.

(The rules were adopted)

Mr. Chairman : Rule 115, there is an amendment.

Mr. Javed Jabbar : I would like to press that. Sir.

Mr. Chairman: So Rule 115 is deferred. Rules 116 to 123 are adopted.

(The rules were adopted)

Mr. Chairman : Rule 124, there is an amendment which stands in the name of Mr. Hasan A. Shaikh. Are you going to move it?

Mr. Hasan A. Shaikh : No, Sir.

Mr. Chairman : No. So, that is dropped. Rule 124 is adopted.

(The rule was adopted)

Mr. Chairman : Then Rules 125, 126, no amendment. Adopted.

(The rules were adopted)

Mr. Chairman : Rules 127, this is in the name of Mr. Javed Jabbar.

Mr. Javed Jabbar : Pressed. Sir.

Mr. Chairman : Pressed. So, deferred, Rules 128, 129, 130, 131, 132, 133 – adopted.

(The Rules 128 to 133 were adopted)

Mr. Chairman : Then there were, I think, certain amendments supposed to be moved by Mr. Wasim Sajjad. He is not here. Are you standing for him Mr. Sartaj Aziz or what?

(Interruption)

They have not been tabled. But at any rate I think since our understanding was that whenever, there is an amendment and the Member is pressing that then we will defer them for subsequent discussion or consideration. You can point them out so we will defer those rules. Rule 134 is adopted.

(Rule 134 was adopted)

Mr. Chairman : Rule 135, no amendment. Rule 136, no amendment. adopted

(The rules were adopted)

Mr. Chairman : I think most of his objections were to Rule 137 onwards.

Well they have been, I think, postponed already, isn't it?

(Pause)

Right Except Rule 56.

(Pause)

No, he has earleir reserved his position on that particular rule, I remember that. Then we postpone the whole of Rule 137 but please make sure that the amendments are given notice of.

Mr. Hasan A. Shaikh : Sir, Mr. Wasim Sajjad is here now.

Mr. Chairman : Sorry, we took up the rules in your absence. We are on rule 137A and I think you have reserved your position but I was requesting in your absence Mr. Sartaj Aziz that formal notices should be given of the amendments.

Mr. Wasim Sajjad : Rules 137A, 137B 137C, 137D and 145.

Mr. Chairman : We are postponing them, we have not come to Rule 145 yet but upto Rule 137D, we are postponing them, but I am requesting you to kindly file your amendments formally. I am requesting you (addressing Mr. Wasim Sajjad) to kindly file your amendments formally.

So, Rule 138 is adopted.

Rule 139, Mr. Javed Jabbar, I think, you have an amendment.

Mr. Javed Jabbar : Yes, Sir. Amendment to Rule 139 sub-rule (1) not pressed.

Mr. Chairman : So Rule 139 is adopted

Rule 140. No amendment. Adopted.

Rule 141. No amendment. Adopted.

Rule 142. No amendment. Adopted.

Rule 143. No amendment. Adopted.

Rule 144 A&B – I think they are all adopted.

Then we come to Rule 145, on this you (addressing Mr. Wasim Sajjad) have any objection?

Mr. Wasim Sajjad : Yes, Sir.

Mr. Chairman : Right. 145 is deferred.

Rule 146 Mr. Javed Jabbar has an amendment.

Mr. Javed Jabbar : That would be pressed.

Mr. Chairman : All right, then Rule 146 is deferred.

Then we take up Rule 147.

Mr. Ahmed Mian Soomro : What about Rule 146

Mr. Chairman : Rule 146 is deferred.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Let him (Mr. Javed Jabbar) move his amendment, we can decide it.

Mr. Chairman : We will take them up in one go. There are a number of other amendments also. We have deferred quite a few of the rules already. The procedure that we have adopted was that all amendments will be taken up together on a subsequent date.

Next Rule 147.

Mr. Javed Jabbar : Amendment to Rule 147 not pressed.

Mr. Wasim Sajjad : We accept this amendment.

Mr. Chairman : He is not pressing it. How can you accept it?

Mr. Wasim Sajjad : Actually this rule provides for quorum of Committees. The rule says, 'four', and Mr. Javed Jabbar has recommended 'three'. Keeping in view the fact that sometimes, as you know, Sir, we have a problem with quorum of members, I think, three is a more reasonable number and we should accept three.

Mr. Chairman : I do not think so. If you are discussing it today then I think I have expressed my views on this already. Three would mean – Chairman of the committee, a Member from the Government and a Member from the other side, and in fact the two of them getting together, they can over-rule any thing and that is not the function of the committee. I think we want the committee to do more substantive work and that is why we have proposed that there should be at least four. If the House committees Members consider so un-important that even four members cannot meet on a particular day to discuss a specified item which is referred to a committee then it is no use having the committees.

Mr. Wasim Sajjad : We will discuss it in detail. We defer it for the time being.

(Interruption)

Mr. **Ahmed Mian Soomro** : Sir, this rule will apply to the sub-committees of the committee and we have been finding that it is difficult to get even three sometimes. This I am speaking from experience.

Mr. Chairman : I think the rule does not necessarily apply to sub-committee. When a committee sets up a sub-committee it can decide about its quorum.

Mr. Ahmed Mian Soomro : I am telling you from my experience. A sub-committee of four persons, for example, on Petroleum was formed. We were at times having only two Members present. That is why my amendment suggested 1/3rd of the committee to be the quorum.

Mr. Chairman : All right, we defer it (Rule 147) and please consider it in the light of what I have submitted to you.

Mr. Wasim Sajjad : Sir, Rule 150 will have to be read with Rule 147. So, it will also have to be deferred.

Mr. Chairman : That will be a verbal change which would come in automatically.

Mr. Wasim Sajjad : The two will go together. I mean Rule 147 and Rule 150.

Mr. Chairman : So Rule 147 and Rule 150 both are deferred.

Then Rules 148, 149, 151, 152, 153, 154 and 155 are adopted. Rule 156, there is an amendment. It is deferred. Rule 157 is adopted. Rule 158, there is an amendment. Mr. Javed Jabbar you want to press it?

Mr. Javed Jabbar : Yes, Sir.

Mr. Chairman : Right, then Rule 158 is deferred.

Rules 159, 160, 161, 162, 163 – there being no amendments, they are adopted.

Rule 164, there is an amendment by Mr. Javed Jabbar.

Mr. Javed Jabbar : It is pressed.

Mr. Chairman : Right, Rule 164 is deferred.

Then Rules 165, 166, 167, 168, 169, 170, 171, there being no amendment, they are adopted.

Rule172 there is an amendment.

Mr. Javed Jabbar : Pressed.

Mr. Chairman : So Rule 172 is deferred.

Then Rules 173, 174, 175, 176, 177, 179, 180, 181, 182, 183, 184, 185, 186 – there being no amendment, they are adopted.

Mr. Wasim Sajjad : Sir, Rule 187 may kindly be deferred. This is regarding motion to be put to vote. That would not be desirable, I think, *Prima facie.* At the moment, Sir, we do not put motions to vote, we put resolutions to vote. So, I think Rule 187 may kindly be deferred so that we can have a deeper look at it.

Mr. Chairman : This is more or less on the anology of adjourment motion but if you want to reconsider it, I have no objection.

Rule 187 is deferred.

Then Rules 188, 189, 190, 191,192 – no amendment, they are adopted. Rule 193, there is an amendment in the name of Mr. Javed Jabbar. Are you pressing it?

Mr. Javed Jabbar : Yes, Sir.

Mr. Chairman : So Rule 193 is deferred.

Rule 194, 195, 196, 197, 198, 199, 200, 201, 202, 203, 204, 205, 206, 207, 208, 209, there is no amendment, they are adopted.

(The rules were adopted)

Mr. Chairman : Rules 210, 211, 212, 213, 214, 215, 216, 217, 218, 219, 220, 221, 222, 223, 224, 225, 226, 227, 228, 229, 230, 231, 232, 233, 234, 235 are adopted.

(The rules were adopted)

Mr. Chairman : Then in the schedules I think there is no change, and nobody has suggested any amendment so, they would be adopted. Now, this finishes the non-controversial rules whatever has been deferred, I think, time will have to be fixed for their consideration separately. Now, will Mr. Wasim Sajjad or Mr. Sartaj Aziz suggest how do we proceed about those? Take them up tomorrow again?

Mr. Wasim Sajjad : No, Sir, I think, tomorrow I would like to finish these two Bills which are under discussion. I think, you should get over with those and then we can take up these because this will take some time now. But the few rules that have been deferred, there are amendments to them, they would require some debate.

Mr. Chairman : I think, the amendments are quite simple and it would not take much time, this much I can assure you.

Mr. Wasim Sajjad : Sir, let us finish the two Bills which are on the agenda they have come from the National Assembly and we have to pass them within 190 days and then we can take up these. We can take up the legislation today.

Mr. Chairman : We will take up the legislative business and then there is an adjournment motion also as a last item. I think, for that also time will have to be spared.

Mr. Wasim Sajjad : We can take up the adjournment motion at 8.30 and until that we can take up the legislative business.

Mr. Javed Jabbar : Sorry Mr. Chairman, you are allowing time for the debate on the internal situation tomorrow.

Mr. Chairman : That is right. That would take quite sometime, there are four speakers for today and then there are another seven for tomorrow. So, how much time will they take and of course the Minister has also to wind up the debate.

Mr. Wasim Sajjad : Sir, we will take some time or we may be given an hour tomorrow also Sir.

Mr. Chairman : Let us see if we can finish them tomorrow. So, do we take up the legislative business or go back to discussion on the motion.

مولانا کوثر نیازی : جناب تحریک التوا لے لیجئے۔

جناب چیئرمین : وہ سب سے آخر میں آئے گی، اس کے بعد ہاؤس کو adjourn کرنا پڑے گا۔

This is one of the difficulties (to Mr. Wasim Sajjad) what would you suggest?

Mr. Wasim Sajjad : Sir, we will take up the adjournment motion as a last item.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Point of order Sir.

Mr. Chairman : Yes please.

Mr. Ahmed Mian Soomro : The House has decided that the legislative business will not be taken today.

Mr. Chairman : Right. Let us go back then to discussion on the motion. I will call upon Nawabzada Jehangir Shah Jogezai. May I request you kindly to be brief and to the point.

DISCUSSION ON THE INTERNAL SITUATION IN THE COUNTRY

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی : اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، جناب چیئرمین صاحب! اس موضوع پر کافی روشنی ڈالی گئی ہے۔ ملک کے اندرونی حالات اور لا اینڈ آرڈر سچوایشن پر ہر گوشے سے روشنی ڈالی گئی ہے، میں اس کو نہیں دہراؤں گا، بلکہ میں کوشش کروں گا کہ ان اسباب پر روشنی ڈالی جائے جن کی وجہ سے ملک میں امن و امان کی وہ صورت نہیں رہی جو ایک آزاد ملک کے شایان شان ہو، جس نے ایک کالونی نظام سے اپنے آپ کو چھڑایا اور آزادی سے ہمکنار ہوا۔ لیکن اس قوم کا جذبہ اتنا جلدی سرد پڑ جانے کے اسباب کیا ہیں۔ میری یہ کوشش ہو گی کہ ان گوشوں کی نشاندہی کروں اور اگر ٹائم نے اجازت دی تو ساتھ ہی ساتھ اس کے لیئے تجاویز بھی آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی کوشش کروں گا۔ ایک بات مولانا نیازی صاحب نے فرمائی جو کہ سپاہیوں کی تنخواہ کے متعلق تھی، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ تنخواہیں اس طرح سے نہیں دی جا رہی ہیں چاہے کسی لیول کا افسر ہو، پولیس کا افسر ہو یا سپاہی ہو، وہ ملک کے جتنے اپنے وسائل ہیں ان کے مطابق دی جا رہی ہیں مگر ایک بات کی طرف میں آپ کی توجہ مبذول کراؤں گا کہ پہلی جنگ عظیم میں ایک سپاہی کی کیا تنخواہ تھی، سات روپے کیا سات روپے تنخواہ والے سپاہی نے کعبے پر گولیاں نہیں چلائیں، جب تنخواہ سترہ روپے ہو گئی تو کیا انہوں نے ترکوں سے لڑائی نہیں کی، کیا وہ افغانستان میں نہیں لڑے، کیا وہ قبائلی علاقے

میں نہیں لڑے، کیا وہ ہم سے نہیں لڑے، کیا ژوب میں نہیں لڑے اب دیکھنا یہ ہے کہ انگریز کے ساتھ ایک سپاہی سات روپے کے لیے تو اتنی وفاداری سے لڑ رہا تھا اب کیا ہو گیا ان لوگوں کو اپنا ملک جب ہے تو اپنے ملک کے لیے وہ قربانی سے کیوں دریغ کر رہے ہیں، یہ کیا ہو گیا کہ لوگوں کے جذبے میں یہ سردی، یہ مایوسی، یہ سرد مہری کیوں آگئی پاکستان کی ہسٹری اتنی پرانی بھی نہیں ہے کہ ہمیں بھول جائے، ہمیں ایک ایک دن کا واقعہ یاد ہے، ایک ایک بات یاد ہے ایک ایک لیڈر کی بات ہمیں یاد ہے۔ ایک ملک، ایک دوسرے ملک سے جدا ہو کر کے بنتا ہے تو اس کے کچھ اسباب وہ نہیں تھے بلکہ یہ تھے کہ نہ یہ ملک کسی زبان کے لئے بنا تھا، نہ کسی قوم کے لیئے بنا تھا، نہ کسی خطے کے لیئے بنا تھا، مجموعی طور سے ایک کوشش تھی اور اس کوشش کا مقصد کیا تھا، ملت اسلامیہ کا تصور تھا، اور ملت اسلامیہ کے کچھ اصول ہوتے ہیں، جب تک وہ اصول اس کی بنیاد ہوتے ہیں اور اس کی بنیاد پر اس کی تعمیر ہوتی ہے پھر مکان کی صورت میں ایک ایسے معاشرے کی تشکیل کی جاتی ہے جہاں پر برادری، اخوت، مساوات کے چشمے پھوٹتے ہیں، اب اس پاکستان کی تقسیم کے وقت اور تقسیم کے بعد ہم آگے کی بجائے، پیچھے کی طرف، ریورس گیئر میں اسی وقت سے چل رہے ہیں، ایک بازو ٹوٹنے کے بعد بھی ہم نے کچھ بھی نہیں سیکھا، وہ جذبہ کہاں گیا، دیکھیں پاکستان کے زیادہ علاقے جو تھے وہ تو براہ راست انگریزوں کے تسلط میں تھے لیکن ہم تو انگریزوں کے براہ راست تسلط میں اتنے نہیں تھے، انگریز ۱۸۹۰ء میں آیا اور ۱۹۴۷ء میں گیا اور بلوچستان کا ایک نمائندہ تھا برٹش بلوچستان کا، جس پر کانگریس نے اپنے آپ کو کھڑا کیا تھا اپنے نمائندے کو، اور قبائلی نظام نے، قبائلی جرگے نے اس کو شکست دی، اگر قبائلی نظام اس

[Nawabzada Jehangir Shah Jogezai]

کو شکست نہ دیتا، اور نواب صاحب کھڑے نہ ہوتے تو آج پاکستان کا نقشہ کچھ اور ہوتا، پتہ نہیں بنتا بھی کہ نہ بنتا پھر اسی طرح سے جب ریفرنڈم آیا تو پھر اسی قبائلی نظام نے، قبائلی سرداروں نے اس کا فیصلہ کیا کیونکہ اس کے پیچھے کوئی اور نظام اور تنظیم نہیں تھی، البتہ لوگ چاہتے تھے کہ اگر پاکستان میں جانا ہے تو بھی ان سے کچھ تحریر تو لے لو لیکن اس سے بھی ہم نے صرف نظر کیا کہ مسلمانوں کے ساتھ رہ کر کے ان سے تحریر لینا یہ شایان شان نہیں ہے۔ ہم مسلمان ہیں اور اسلام کے لئے اپنے آپ کی قربانی دیں گے اور یہی ہوا پاکستان بن گیا لیکن دیکھا یہ گیا کہ جس مسلم لیگ نے یہ تصور دیا کہ ہمیں ایک علیحدہ وطن کی ضرورت ہے تاکہ ہم اپنے حالات قرآن اور سنت کے مطابق بنا دیں وہ ایک وعدہ تو رہا مگر اس کی کوئی ایک عملی شکل نظر نہ آسکی۔ میرے خیال میں دو قسم کے ذہن ہمیشہ اس کی مخالفت کرتے رہے ہیں، ایک وہ جنہوں نے انگریزی زبان سیکھی اور انگریزی کلچر سیکھی اس سے آگے نہ اپنا دین سیکھا اور نہ یہ سمجھا کہ واقعی اسلام جو ایک مکمل ضابطہ حیات ہے وہ کہاں تک درست ہے۔ اس پر کسی نے کام نہیں کیا وہ مغرب کی چکا چوند سے کافی متاثر ہیں مگر یہ بھول گئے کہ یہ نظام ہم سے لیا گیا ہے ان کا نہیں ہے بلکہ ہم سے لے کر اس پر عمل کیا گیا ہے ۔۔۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں انٹرنل سچوایشن کی طرف آئیں تو

Mr. Javed Jabbar : Point of order, Mr. Chairman.

Mr. Chairman : Please.

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman, is it not necessary for the Minister of the Interior to be present in the House?

Mr. Chairman : He was here.

Mr. Javed Jabbar : But since he is not here, I mean what would be the point of discussing the internal situation?

Mr. Muhammad Ali Khan : It was decided that we postpone it and then we will take up the legislative business, that is why the Minister left. Otherwise, he was sittting here all the time.

مولانا کوثر نیازی : پوائنٹ آف آرڈر جناب والا رول ۷۳ (۲) کے تحت ایڈجرنمنٹ موشن کے لیئے دو گھنٹے کا وقت ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین : ہو سکتا ہے۔

مولانا کوثر نیازی : ہو سکتا ہے اگر اجازت ہو۔ میرا حق ہے کہ وہ دو گھنٹے تک ....

جناب چیئرمین : صحیح ہے۔

مولانا کوثر نیازی : اب آپ نے فیصلہ فرمایا کہ نو بجے تک ہاؤس رہے گا۔ ساڑھے سات پہلے ہی ہو چکے ہیں۔

جناب چیئرمین : وہ آپ پر depend کرتا ہے آپ ایک گھنٹہ بولنا چاہیں آپ کو جتنا ٹائم چاہیئے ہم بیٹھے رہیں گے۔

مولانا کوثر نیازی : میں تو یہ گزارش کر رہا ہوں کہ انٹرسٹ کا عالم یہ ہے کہ نہ منسٹر آف انٹریئر ہے نہ منسٹر آف ڈیفنس ہے تو پھر یہ ...

جناب چیئرمین : میرے خیال میں یہ صحیح ہے جو لیڈر آف دی ہاؤس نے کہاکہ اس وقت یہ فیصلہ ہوا تھا کہ پھر لیجلیسٹو بزنس سے لیں گے۔

مولانا کوثر نیازی : وہ تو ہاؤس فیصلہ کر چکا تھا کہ وہ نہیں ہوگا۔

جناب چیئرمین : وہ بھی نہیں ہو گا' وہ بھی نہیں ہو گا۔

مولانا کوثر نیازی : لیکن ایڈجرنمنٹ موشن ہو گا۔

جناب چیئرمین : رولنز جلدی ختم ہو ئے ۔ آپ اگر ۵ منٹ میں ختم کر دیں تو

Then we will take up . . .

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی : میں ان اسباب کا ذکر کر رہا تھا . . . .

جناب چیئرمین : میرے خیال میں تمام ہسٹری کی ضرورت نہیں ہے . . . . .

Mr. Shad Mohammad Khan : Sir, the quorum is not there. First check it up, please.

Mr. Chairman : The quorum is there, I think.

Mr. Shad Mohammad Khan : The quorum is not there, Sir, I challenge it, Sir.

Mr. Chairman : We are 19 or 20, I think.

گھنٹی بجائیں ۔ آجائینگے ۔

(گھنٹی بجائی گئی)

Mr. Chairman : I think, the quorum is there. Now 22.

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی : ۵ منٹ میں بات ختم کرتا ہوں کہ وجہ کیا ہے۔

جناب چیئرمین : اگر آپ نے لمبا بولنا ہے تو پھر کل کے لئے پوسٹ پون کر دیں۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی : نہیں میں مختصر سی بات کروں گا۔

جناب چیئرمین : مختصر بات کرنی ہے تو ضرور کریں۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی : مختصر بات یہ ہے کہ اب سندھ میں کیوں حالات خراب ہیں اس کی وجہ یہ ہے سندھ میں زمینیں تقسیم ہوئیں۔ ملٹری کے لوگوں کو ملیں تو ان کے تحفظ کے لیئے انہوں نے پنجاب سے فرنٹیئر سے پولیس بلائی جو اس علاقے سے تعلق نہیں رکھتی، اس سے وہ بالکل لاتعلق ہے بے خبر ہے۔ میں سومرو صاحب کی اس بات سے بالکل متفق ہوں کہ اگر لیویز پولیس میں مقامی لوگ ہوں گے تو وہ اپنی ذمہ داری کو سمجھتے بھی ہیں اور حالات کو بگاڑنے سے بھی بچائیں گے۔ کیونکہ ایڈمنسٹریشن میں ایک افسر یا اہلکار کو اس علاقے سے متعلق پوری انفارمیشن نہ ہو تو وہ غلط فہمیوں کی وجہ سے غلط غلط اقدام اٹھاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں تو ایڈمنسٹریشن میں رہا ہوں کہ ڈپٹی کمشنر کے لیول پر کمشنر کے لیول پر اسسٹنٹ کمشنر کے لیول پر تھانوں اور علاقوں کا انسپکشن ہوتا رہے تو وہ alert ہونگے اور اسلامی قانون کا جو

[Nawabzada Jehangir Shah Jogezai]

خاص مقصد ہے کہ دو پارٹیاں راضی نامہ کریں تو اس راضی نامہ کو منظور کرنا چاہیئے یہ اتنی بڑی بات بھی نہیں ہے اگر ایسا ہو جائے تو بہت سارے کیسز کا بوجھ بھی کم ہو جائے گا ۔ جہاں قانون شرعی ہو تو اس کے ساتھ شہادت بھی شرعی ہونی چاہیئے بس اتنی سی بات پر میں اپنی بات ختم کرتا ہوں ۔

Mr. Chairman : Then I think, we take up the last item of the adjournment motion. Jenab Maulana Kausar Niazi Sahib.

وزیر صاحب بھی تشریف لاتے ہیں مجھے بتایا گیا ہے ۔

مولانا کوثر نیازی : آمد آمد ہے ۔

جناب چیئرمین : جی ۔ ایسے تو ایک وزیر صاحب تشریف رکھتے ہیں ایک سرتاج عزیز صاحب ہیں لیڈر آف دی ہاؤس ہیں۔ ۔ ۔

مولانا کوثر نیازی : یہ تو مسافر ہیں جناب۔

جناب چیئرمین : مسافر تو ہم سب ہیں ۔ جی بسم اللہ کریں۔

DISCUSSION ON THE INCREASE OF DOMESTIC AIR FARES BY PIA

مولانا کوثر نیازی : جناب چیئرمین ! سب سے پہلے میں آپ کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہوں گا کہ میری یہ تحریک التوا ۹ فروری ۸۷ء کو منظور ہوئی تھی آج ایک سال کے بعد اس کی باری آ رہی ہے کہ اسے ایوان میں زیر بحث لایا جائے۔ آپ جناب والا ! جانتے ہیں کہ تحریک التوا کسی ارجنٹ

مسئلے پر پیش کی جاتی ہے اور اس کی ارجنسی کا ہمارے سرکاری بینچوں کو اتنا خیال رہتا ہے کہ اگر ۲۴ تاریخ کی خبر پر ۲۹ تاریخ کو کوئی ایڈجرنمنٹ موشن پیش کی جائے تو وہ اس لیے اس کو اپوز کرتے ہیں کہ اس کی ارجنسی نہیں رہی یہ ایک دن بعد دی گئی ہے مگر اس کے زیر بحث آنے کا عالم یہ ہے کہ ایک ایک سال گزر جاتا ہے اور اس پر بحث کی نوبت نہیں آتی چونکہ ایجنڈا لا منسٹری بناتی ہے اس لئے میں آپ کی وساطت سے اس کے کار پرداز جناب وسیم سجاد صاحب کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ وہ از راہِ کرم تحریک التوا کی سپرٹ کے ساتھ کچھ کرم فرمائیں اور اس کے ساتھ یہ بے رحمانہ سلوک نہ کریں۔

جناب والا! دوسری گزارش ابتدا میں، میں یہ کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے یہ جو از راہِ کرم پی آئی اے کی مجموعی کارکردگی کے پس منظر میں اس کے کرایوں میں اضافے کو یہاں زیر بحث لانے کی اجازت عطا فرمائی اس کے لیے میں بے حد شکر گزار ہوں مگر میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ حاشا وکلا پی آئی کے سے ہمیں کوئی عداوت نہیں ہے یا کوئی اپوزیشن برائے اپوزیشن کا تعلق پی آئی اے سے نہیں ہے کیونکہ نہ وہ گورنمنٹ ہے نہ وہ گورنمنٹ پارٹی ہے وہ ہمارا ایک قومی ادارہ ہے اور کوئی شبہ نہیں ہے کہ بعض spheres میں اس کی کارکردگی قابل تحسین ہے اور وہ بہت سے پہلوؤں میں ہمارے ملک کی ایک اچھی سفارت کا فریضہ انجام دیتی رہی ہے اس کے موجودہ چیئرمین میرے ساتھ تین سال کام کرتے رہے ہیں اور میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ وہ ایک قابل اور دیانتدار افسر ہیں موجودہ ایم ڈی بھی ایک اچھے ایئر فورس آفیسر کی حیثیت میں کافی جانے پہچانے ہیں اس لیے اگر خرابیوں کا تذکرہ آئے تو اس کی ذمہ داری ضروری نہیں کہ انہی حضرات پر ہو یہ ایک لمبا پراسس ہے جس میں سے پی آئی اے گزری ہے

[Maulana Kausar Niazi]

یہ ایک طویل المیعاد زوال ہے جس کا وہ شکار رہی ہے اور جو خرابیاں پیدا ہوئی ہیں وہ پچھلے دورانیے میں پیدا ہوئی ہیں اور میں ان حضرات کی موجودگی میں یہ توقع رکھتا ہوں کہ وہ ان کے ازالے کے لیے کوشش کریں گے اور ان امور کی نشاندہی کا مقصد بھی صرف اور صرف یہی ہے ۔

جناب والا ! سب سے پہلے میں یہ گزارش کروں گا کہ پی آئی اے بہت زیادہ overstaffed ادارہ ہے اور اس کی کارکردگی متاثر ہونے کا یہ ایک سبب ہے ۔ سیلز ۔ ریزرویشن اور کارگو میں جہاں اصل ضرورت ہے کہ سٹاف ہو وہاں یہ understaffed ہے ۔ آپ ذرا ملاحظہ فرمائیں کہ کیا کیا شعبے پی آئی اے نے کھول رکھے ہیں ، ہیجیلینس ، اینٹی جینس ، سیکیورٹی ایڈمنسٹریشن اور باغبانی یہ شعبے موجود ہیں ۔ جناب والا ! پھول کھلانے کا شوق پی آئی اے کو کیوں چرایا یہ معلوم نہیں ہو سکا ۔ آج کل اخبار میں روزانہ ایک اشتہار آتا ہے اور اسے پڑھ کر ہم بڑے محظوظ ہوتے ہیں کہ پھول خریدیئے ۔ خدا جانے جتنی مالیت کا یہ اشتہار دیا جاتا ہے ، اتنی مالیت کے پھول بھی بکتے ہیں یا نہیں ، مجھے شبہ ہے ۔ لیکن باغبانی بھی پی آئی اے کی گلکاریوں کی مرہون منت ہے ۔

پھر ہوٹلنگ ایک اور شعبہ ہے جس کے اندر مختلف ہوٹلز کھولے گئے اور ان کے اندر خسارے اٹھائے گئے ، جس کے نتیجے میں خواہ مخواہ یہ ادارہ زیر بار ہوا ۔ باغبانی پھر سمجھ میں آجائے گی لیکن ایک شعبہ مرغبانی کا ہے کہ مرغ پالے جا رہے ہیں اور پیدا کئے جا رہے ہیں ۔ خدا جانے مقصود مرغ لڑانا ہے یا مرغ کھلانا ہے کیونکہ ہمیں تو فلائٹوں میں کم ہی مرغ کھانے کا اتفاق ہوا ہے ۔ آپ کبھی یہاں سے صبح کے وقت لاہور یا پشاور تشریف

لے جائیں۔ تو آپ کو ناشتے میں سموسہ ملے گا جناب ناشتے میں سموسہ اس ملک میں کون کھاتا ہے۔۔۔۔ مجھے معلوم نہیں۔ تو مرغ کی تو کبھی ٹانگ بھی ہمیں نظر نہیں آئی لیکن پی آئی اے نے مرغ بانی کا ادارہ ضرور کھول رکھا ہے اور اس پر کتنے اخراجات ہوتے ہیں، یہ میرے دوست جناب غلام فاروق بتائیں گے۔

پھر جناب والا! اسی پر بس نہیں ہے بلکہ planetarium کھولے گئے ہیں اس کا چارج کلچر منسٹری یا کوئی منسٹری بھی لے سکتی تھی لیکن یہ بھی پی آئی اے کا شوق ایجاد ہے۔ انہی اخراجات کی وجہ سے وہ کوئی dividend دینے سے قاصر رہی، وہ نہیں دے پاتی۔ نتیجہ کیا نکلا ہے کہ وہ شیئرز بیچنا چاہتی ہے، وہ مارکیٹ میں فروخت نہیں ہوتے کیونکہ کوئی پرافٹ نہیں ہے اس میں لوگوں کے لیے کشش نہیں ہے، وہ کیوں خریدیں، پہلے حکومت نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ disinvest کرے گی، دو پرسنٹ شیئرز فروخت کرے گی۔ امریکہ کی مارکیٹ میں بیچنے کی کوشش بھی کی گئی لیکن ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ اب موجودہ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ دس پرسنٹ اس کے شیئرز جو ہیں فروخت کئے جائیں گے۔ جاپان کی مارکیٹوں کے دروازے کھٹکھٹائے جا رہے ہیں لیکن مجھے معلوم ہے کہ اس کوشش کا بھی کیا نتیجہ برآمد ہونے والا ہے۔ سبب یہ ہے کہ اخراجات کی مدات اتنی ہیں کہ ان کی وجہ سے منافع کی کوئی صورت ہی نہیں ہے اور لوگوں کو کیا پڑی ہے کہ جو چیز منافع آور نہیں ہے وہ اس میں invest کریں۔

جناب والا! دوسری گزارش یہ ہے کہ جو اس کے ڈائریکٹران ہیں، اس میں پبلک کے ڈائریکٹران بہت کم ہیں، شاید اس کے بارہ ڈائریکٹر ہیں اور جہاں

[Maulana Kausar Niazi]

تک مجھے معلوم ہے، دو تین آدمی پبلک سائیڈ سے ہیں، باقی سب ایڈمنسٹریشن سے حکومت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس تین سال کے عرصہ میں بھی، جب کہ پارلیمنٹ منتخب ہو چکی ہے، سینٹ میں سے یا قومی اسمبلی میں سے، کسی کو ڈائریکٹر نہیں بنایا گیا۔ غلام فاروق صاحب، ڈائریکٹر ہیں لیکن یہ اپنی ذاتی حیثیت میں ہیں، اپنے سابق تجربات کی وجہ سے ہیں اور یہ بجا طور پر اس کے ممبر ہیں، ڈائریکٹر ہیں، لیکن قومی اسمبلی یا سینٹ کے ممبر ہونے کے استحقاق کی وجہ سے انہیں یہ شرف نصیب نہیں ہوا۔ ہونا یہ چاہیئے کہ پارلیمانی دور میں، پارلیمنٹ میں سے اس کے اندر ڈائریکٹر مقرر کیئے جائیں اور سینٹ کا چیئرمین اور سپیکر نیشنل اسمبلی، ایک ڈائریکٹر اس کے اندر nominate کرے۔

جناب والا! تیسری گزارش یہ ہے کہ جیسے کہ میں نے تھوڑا سا "سروس" کا ذکر کیا ہے سروس بھی اس کی خاصی زوال پذیر ہے۔ ایک : set menu ہے ریڈی میڈ ہے۔ جیسے کہ یہ نص قرآنی ہے کہ اس سے سر مو انحراف نہیں کیا جا سکتا، کبھی فریش جوس کی شکل آپ نہیں دیکھیں گے کہ آپ کو ملے۔ کبھی بھی سموسہ کے سوا کچھ اور ناشتہ میں نظر نہیں آئے گا۔ شام کو سفر کریں تو پھر وہی سموسہ بلائے جان ہوگا۔ یہ صورت حال کسی اچھی ائرلائن کا سرمایہ افتخار نہیں ہے۔

دنیا کے دوسرے ملکوں میں ائر سروس میں ٹیلیفون کی سروس شروع ہو گئی ہے اور خبرنامہ تک دکھائے جاتے ہیں۔ جاپان ائر لائن میں ایک دن پہلے جو ٹی وی کی خبریں ہوتی ہیں ان کا کیسٹ آپ کو اگلے دن ائر لائنز کے اندر نظر آتے گا لیکن یہاں جو فلمیں بھی دکھائی جاتی ہیں وہ ایسی ہوتی ہے کہ جب بھی پی آئی اے پر لمبے روٹ کے دوران میں نے جو فلمیں دیکھیں، ڈراؤنی

ہی دیکھیں، یا تو کسی جہاز کو سمندر میں غرق ہوتے دیکھا، یا کسی ہوائی جہاز کو زمین پر گرتے دیکھا - آپ یقین مانیے کہ زہرہ آب ہو جاتا ہے وہ فلم دیکھ کر کہ خدا جانے ہمارا کیا ہونے والا ہے - پاکستان میں فلمیں بنی ہوئی ہیں، اچھی فلمیں ہیں، وہ نہیں دکھاتے - جناب والا! وہ بھی دکھائی جا سکتی ہیں۔ پاکستان کا خبرنامہ بھی دکھایا جا سکتا ہے - اگر تھوڑی سی اس میں فریلش اپروچ ہو تو اس سروس کو بہتر بنایا جا سکتا ہے اور مسافروں کو اس سے خاصی فرحت حاصل ہو سکتی ہے۔

انتظامی صورت حال یہ ہے کہ گروپ - ۶ میں ڈائریکٹ بھرتی ہوتی ہے جس کی وجہ سے گروپ ۵ تک کے جو ملازمین ہیں، ان کی پروموشن بلاک ہو جاتی ہے move-over نہیں ملتا۔ بیس بیس سال تک ایک گروپ کا آدمی دوسرے گروپ میں جا نہیں پاتا - یہ بھی سبب ہے کہ بہت بڑے افسر جو ہیں، وہ اپنی ریٹائرمنٹ کی عمر کے بعد بھی، اپنی ملازمت کے پورے سال گزارنے کے بعد بھی، پی آئی اے میں کام کر رہے ہیں، کام کرتے چلے آ رہے ہیں اور انشاءاللہ کام کرتے چلے جائیں گے تو نیچے کے جو غریب ملازمین ہیں، ان کو اوپر آنے کا موقع ہی نہیں ملتا اور سیفٹی کا عالم یہ ہے کہ میں نے خود دو تین مرتبہ پی آئی اے میں یہ Joke سنا کہ جب کوئی شہر قریب آتا ہے تو مسافر کہنے لگتے ہیں کہ بھائی دیکھ لو کہ ہوائی جہاز کے پہیئے کھلے ہیں کہ نہیں کہیں ایسا تو نہیں کہ ہمیں کسی نالے میں اترنا پڑے یعنی یہ واقعات ہمارے جہازوں کے ساتھ ہو چکے ہیں۔

جناب والا! بات یہ ہے کہ یہ خرابیاں کیوں دور نہیں ہوتیں - اس لئے کہ monopoly ہے۔ ایک ائرلائن ہے... میں اس بات پر ہنستا

[Maulana Kausar Niazi]

ہوں جب کوئی ایئر ہوسٹس اختتام سفر پر یہ اعلان کرتی ہے، بلکہ اعلان فرماتی ہے کہ پاکستان انٹرنیشنل ائرلائن سے آپ کے سفر کرنے کا بے حد شکریہ، امید ہے کہ آئندہ بھی آپ پاکستان انٹرنیشنل ائر لائن سے سفر کریں گے.. تو جناب کیا کریں گے کہ اگر پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز سے سفر نہیں کریں گے۔ مجبوری ہے، اسی تنخواہ پر کام کریں گے۔ "تو سفر کریں گے یا نہ کریں گے" کا پتہ تو تب چلے جب کوئی دوسری ایئر لائن بھی موجود ہو۔ اور اگر انڈیا ہی کو دیکھنا ہو، دوسرے ملکوں کو نہ دیکھنا ہو، جیسے امریکہ اور دیگر ترقی یافتہ ممالک ہیں، صرف انڈیا کو ہی دیکھنا ہو۔ وہاں حکومت کی سہی مگر کم سے کم دو ایئر لائنز تو ہیں۔ ایک انٹرنیشنل روٹ کے لیے ہے، ایک ریجنل اور domestic route کے لیتے ہے۔ کچھ تھوڑی سی کمپٹیشن کا ان کے اندر احساس تو ہوتا ہے... مگر یہاں تو monopoly ہے، ایک ائر لائن ہے حکومت کے پاس دوسری ایئر لائن کے لیئے درخواستیں پڑی ہیں، میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کیوں کسی دوسری ایئر لائن کو float کرنے کا موقع نہیں دیا جاتا۔ تاکہ صحت مند مسابقت ہو اور پی آئی اے کو بھی اپنی خرابیاں دور کرنے کا احساس ہو۔

جناب والا! اب میں کرایوں کی طرف آؤں گا۔ اس کارکردگی کے ساتھ اور یہ کوئی قابل رشک کارکردگی نہیں ہے۔ اس کے ساتھ جب کرایوں میں اضافہ ہوتا ہے تو پھر عام مسافر بے حد بوجھ محسوس کرتے ہیں اور یہ کرائے جن کے لیے میں نے تحریک التوا پیش کی تھی، یہ اس زمانے میں بڑھے جب تیل کی قیمتیں ساری دنیا میں کم ہو رہی تھیں اور یہاں کرائے بڑھ رہے تھے۔ یہ ایک تضاد تھا جس

کی سمجھ نہیں آ رہی تھی اور نہ اب آ سکتی ہے کہ جب ساری دنیا میں تیل کی قیمتیں کم ہو رہی تھیں تو پی آئی اے کو اس وقت میں کرائے بڑھانے کی کیا سوجھی اور کیوں سوجھی؟

دوسری گزارش جناب والا! یہ ہے کہ اگر آپ تھوڑی سی ایکسر سائز فرمائیں اور کراچی اور نیویارک کے اخراجات سفر کا تقابل کریں کہ اندرونی کرائے بڑھائے گئے تو آپ کے سامنے بات آئینہ ہو جائے گی۔ اسلام آباد سے کراچی کا کرایہ -/۱۲۷۵ ہے اور flown mileage ہے ۷۰۱۔ بلکہ اس پر جو per mile اخراجات اٹھتے ہیں وہ ایک روپیہ اکاسی پیسے ہیں۔ اب آپ کراچی سے نیویارک، اسلام آباد ملاحظہ فرمائیں۔ ۸۸۵ر۸ کرایہ ہے ۹۹۴ر۷ فلون میل ہیں اور فی میل اس پر ایک روپیہ گیارہ پیسے لاگت آتی ہے۔ بین الاقوامی روٹس پر گویا اخراجات کا تخمینہ کم ہے کرایہ کم ہے لیکن جو اندرونی کرائے ہیں وہ پہلے سے بھی زیادہ تھے یہ اس وقت سے جناب والا! میری ایکسر سائز ہے جب کرائے نہیں بڑھے تھے۔ کرائے بڑھنے کے بعد جو تفاوت پیدا ہو گیا ہے وہ کہیں اور زیادہ ہو گیا ہے۔ پھر بات یہ ہے کہ ہم اپنے جہازوں کو یوٹیلائز نہیں کرتے۔ کم وقت کے لیئے ہمارے جہاز استعمال ہوتے ہیں۔ ۷۴۷ دنیا کے دوسرے علاقوں میں ۱۲/۱۵ گھنٹے چلایا جاتا ہے جب کہ ہمارے ہاں اس کی کل روزانہ ایوریج دس گھنٹے ہے۔ ہم اس کی ایوریج بڑھا کر نئے نئے روٹ کھول سکتے ہیں ہم نایئٹ کوچ چلا سکتے ہیں جس کے نتیجے میں مسافروں کو سہولتیں مل سکتی ہیں۔ پی آئی اے کو آمدنی مل سکتی ہے اور اسی حصے سے یہ کرائے کم کئے جا سکتے ہیں۔

[Maulana Kausar Niazi]

جناب والا! میں زیادہ وقت آپ کا نہیں لینا چاہتا اس لیئے کہ حقیقت میں مرے کو مارے شاہ مدار والی بات ہو گی اور

خیالِ زلفِ دوتا میں نصیر پیٹا کر
گیا ہے سانپ نکل، اب لکیر پیٹا کر

کرائے تو بڑھ گئے۔ اب مشتے بعد از جنگ کا کیا فائدہ؛ لیکن شاید اس بحث کا اس ایوان میں اتنا فائدہ ضرور ہو جائے کہ جو آئندہ کرائے بڑھانے کا جذبہ کروٹیں لے رہا ہے پی آئی اے کی ایڈمنسٹریشن میں، شاید وہ دب جائے کچھ دن کے لیئے۔ ورنہ لگتا تو یہ ہے کہ اندازوں اور قیاسات سے کہ کچھ ہی وقت کے بعد کرائے مزید بڑھنے والے ہیں۔ شکریہ!

Mr. Chairman : Mr. Ahmed Mian Soomro.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, I think I would be failing in my duty if I did not commend the services of the Pakistan International Airlines of which we can really be proud. If we go to international places, at least I have travelled to many places may be less than my learned friend Maulana Sahib, but at least to a great extent and I must admit that the people who have travelled by PIA have been all praise for it. It is, therefore, very difficult to get an immediate booking from foreign international airports on way back on PIA. If the efficiency of PIA was not there; on international routes we have so many airlines, why would the people not want to travel by any other airline which in fact, in many cases is cheaper because there is a lot of under cutting but I have found people wanting to travel by PIA and they have to wait. This in itself is a proof of the good service of PIA.

As far as this resolution on increase in fares is concerned, obviously it referred to the last increase but because the turn of this resolution came so late, the very purpose of it, I think, has been defeated. As far the recent news about the proposal for increase in domestic air fares, which you would have every right to object to, the Government has denied that there is no intention of increasing the air fares.

We must also not forget that the PIA is being forced to fly on domestic routes which are uneconomical but because of political reasons and the policy of the Government they have to serve those far flung areas inspite of them running in a loss.

Certain facts may be brought to the notice of the concerned authorities, namely, Sir, in foreign countries now the system of not serving meals on the domestic routes is effective. I am sure a lot of expenses are incurred by PIA on the meals in the domestic routes. I would even say that the 'samosa' which is being given could be thought of being deleted; and merely liquids or other things as in the other countries, are served on domestic routes that would probably be one of the ways of saving money as I feel a lot of amount is being spent on the kitchen because of this policy of serving meals on the domestic routes. Thank you, Sir.

Mr. Chairman : Haji Akram Sultan.

Haji Akram Sultan : Sir, in this regard I would only like to endorse the views as submitted by Mr. Ahmed Mian Soomro and I would like to quote my own personal experience of internal flights in India as compared to the internal flights in Pakistan. I think PIA is far ahead of India in terms of service, security booking, ground service and otherwise. I have personally heard internationally that our pilots world-wide are recognized as one of the best pilots in the world.

Talking about the food, Sir, on many occasions so many Pakistanis on international flights have switched from other flights to PIA because they get the food of their taste on these flights. So, I really with all sincerity would like to endorse the views as expressed that what is being done good, we should recognize it and appreciate it. Thank you, Sir.

Mr. Chairman : Thank you. Mr. Javed Jabbar.

Mr. Javed Jabbar : Thank you Mr. Chairman. I would like to begin by recording my deep regrets, Mr. Chairman, at the inordinate delay

[Mr. Javed Jabbar]

that has occurred in being able to arrange a discussion on an adjournment motion admitted elven months ago. Even though this has been said by the mover of the motion but I would like to endorse that view because I think it reflects very poorly upon the level of genuine interest taken by the present Government in obtaining the considered views of the legislature. One realizes that this is a Parliament restored to activity after the hibernation of a long period but for subjects such as, Civil Aviation, Domestic Air Transportation, International Security, Pharmaceuticals which, as you are aware, we were able to debate in the House the other day only after a gap of about eight months. On fundamental basic issues that concern the security, the well being of the life of the people, one requests the Government not to take the expedient way out of deferring or sidelining certain issues because they may prove to be embarassing or because they are convinced that the mere protestations of a handful of people who may not belong to the Government do not really matter because ultimately by the time they are translated into actual policy and implemented much water would have flowed under the bridge. Because this kind of attitude will ultimately undermine only the credibility and power of the Government. It is ironical that people such as ourselves who raise issues that may appear to embarass the Government are actually motivated by considerations of helping what it likes to describe itself as a democratic Government to succeed in its purpose. One wishes for the sake of democracy that a Government that claims to be democratic to address itself with much greater urgency and seriousness to issues such as those focused in today's debate and having said this one does not wish to continue in a negative strain necessarily because one is hopefully balanced enough to realize that one is talking about an institution such as Pakistan International Airlines which in a historical perspective should be described as the Pioneer of modernization in Pakistan alongwith possibly institutions such as the Pakistan Air Force; these two institutions were the first two institutions in the 40 years history of Pakistan that overnight brought home to the people of Pakistan not only the need to cater on a technological level but actually presented in with the opportunity to show that despite being an overwhelmingly illiterate country – a country that belongs to the third world. This was a country capable of mastering the finer aspects of modern aviation of not only flying planes – about in the air which may be considered a purely mechanical process but of actually managing for well over 85 or 90% of the time scheduled arrivals and departures which is a major feat of modern management which we are

aware that even countries in South Asia and South East Asia with conditions perhaps better than ours have not been able to achieve to this day. So, we are talking about an Institution that, I think, truely and proudly belongs to the positive heritage of Pakistan and therefore, when one addresses any critical observations, the intent is not to be derogatory and destructive but to further strengthen and improve this Institution.

Sir, I would say that one should look at the curious problem of PIA from a conceptual view point. When one looks at the extra-ordinary diversification that this Institution has undertaken, as my colleague said, from gardens to poultry to sponsoring cultural academies on the face of it, certainly it does appear very odd and strange as to why an airline is finding itself in so many diverse areas. But two considerations here, firstly, it is a well established principle of modern corporate investment as best evident in Japan and the United States that where a corporation has proven its efficiency or success in a given field, it has the right, if it can show the managerial ability to invest in a completely unrelated field. From the point of view of corporate profitability, from the point of view of bringing home, to the country, to which the corporation belongs, some benefits. So, I do not necessarily see an irrationality in the policy adopted by PIA to diversify, but secondly, Sir, I think PIA in a way can be described to be the victim of its own success because it was the pioneer of modernization, I think, instinctively many areas of responsibility were thrust upon the shoulders of PIA because of its very close connection with the Federal Government, one because of that, secondly because of the publicly accepted perception that since PIA could be efficient in the air and could be efficient on the ground. Since there was no other equivalent institution let us put this on PIA's lap. Therefore, it is perhaps easier to understand why PIA finds itself in a situation where it cultivates roses as well as sponsors cultural activity and this is also best reflected, I think, in the fact that the head of PIA for some interesting reason has always been the head of the Pakistan Hockey Federation which as well as known has been intrumental in giving that sport the kind of institutional support which enabled Pakistan to score many spectacular victories on the international fields. So the diversification aspect of PIA need not necessarily be discouraged.

[Mr. Javed Jabbar]

I do think however, that in the context of the present times where cost efficiency, where modern management review principles, do require a reduction of the scope of diversification and perhaps an intensification of those areas which are rationally close to PIA's interests, so that particular principle certainly one endorses a review of the scope of investment that PIA should undertake. Because for instance I do not find anything illogical in PIA investing in hotels, overseas or in Pakistan. In fact if my knowledge serves me correctly PIA still operates a hotel with the prime location in New York city by the name of Roose Welt Hotel & I think that that is a sector of activity that is natural and a logical extension of international and domestic air travel. However, Sir, I think it also reflects the fact that PIA has also suffered from being a monopoly. It has had the advantages of being a monopoly but by being a monopoly, there has been bred within it a certain complacence and a certain isolation from the full thrust of public scrutiny and analysis. It is an other matter to have to handle complaints in the newspapers and complaints in comment cards that every major organization develops the ability to deal with these complaints either by maintaining very well furnished and resource public relations departments or by simply having a very efficient comment card reply system which for instance I can personally testify that whenever I do write a comment card, I do get an answer. But I believe that by being a monopoly, PIA has tended to be somewhat isolated from the thrust of really critical investigative scrutiny into the interior, internal working and the basic policy decisions which are within the firm control of the Federal Ministry of Defence.

Now one realizes that in a third world country an Airline, means a matter of basic national security. It can not be treated as a normal subject of commercial activity where every private entrepreneur should have the right to operate a domestic airline. The normal principles of competitive activity do not apply to special situations such as those in which Pakistan finds itself but neverthless while retaining that basic congenital connection between the Federal Ministry of Defence and PIA, there is scope to increase private sector competitive objective analysis of PIA's performance and not just performance, I think it is necessary to get out of the strait - jacket of just looking balance sheets from year to year, of simply saying why did they buy one aircraft this year and not two aircrafts this year. I think, what is needed is a

twenty to twenty five years perspective. We must cease to think of PIA into plan for PIA merely two to three to four to five years ahead. We are living in an age in which airlines such as Singhapur Airlines, are planning for the twenty first century and I am sure that there are some plans within PIA to account for the twenty first century. But if one takes the national example as a guideline, I would not be very reassured on that point unless I had personal evidence of this and therefore, I would recommend to the Federal Ministry of Defence, the need to restructure the Board of Directors of PIA but also not just the Board of Directors to evaluate what could be the new processes by which PIA senior management is exposed to more objective, the more competitive, the more independent views of people in the private sector of Pakistan and also in the planning sector of Pakistan, independent thinkkers, independent analysts so that there is an occasional exchange on a formal basis because PIA is to major and too significant an institution to be kept permanently away from that kind of scrutiny.

On the operational side, Mr. Chairman, from little what I know of the airline, one feels that there are some cadres of personnel in PIA who are given extraordinarilly discriminatory preferential treatment, while certain cadres within the same airline and in fact symbolically within the same aircraft, I find, for instance, an extra ordinary discrepancy between the terms and conditions that are given to the cock-pit crew and the terms and conditions in which the cabin crew serves. Of course, pilots and navigators, all over the world have better deal. They have an access to a much higher level of sophisticated knowledge but in Pakistan and in PIA's case, one feels that the kind of time given to the cabin crew to take a break between flights; the pay scales given to the cabin crew, the overall terms and conditions, the method of recruitment and training are all at a tremendous disadvantage, compared to their very companions who sit a little ahead of them in this very same aircraft. So, perhaps in that particular sector, justice needs to be done to the demands expressed on behalf of the cabin crew.

Also, Sir, I feel that the treatment given to the people dismissed under Martial Law Regulations needs review. Because despite assurances given from time to time, one would have expected that an institution of this stature would have responded more sympathetically to the cases of those hundreds of people whose lives have been disturbed and upset because of an authoritarian undemocratically taken decision.

[Mr. Javed Jabbar]

On the aspects, Sir, of whether the inclusion of the private sector into PIA is appropriate from governmental policy view point I would observe, I would like to submit this observation that if falls within the scope of disinvestment and deregulation which this Government pledges to espouse and referring back to my earlier submission, I think, that in the next 4 - 5 years this attempt whether it is the 10% concept of giving the public the right to invest in PIA and to speculate with those shares or to increase the representation on the Board of Directors that principle can truly be applied.

Overall, Sir, I would then, therefore, conclude that in formulating any possible future fare increases, one should bear in mind the peculiar competitive situation which PIA faces, because of certain cultural and more than that religious reasons PIA has ceased to be competitive with other airlines in terms of being able to offer certain perks of privileges or comforts which other airlines have always done, that places it at a disadvantage and in order to make up for that possibly PIA has been tempted to go in for price cutting practices which are officially of course, never acknowledged by IATA Airlines but which exist as a matter of fact. But in determining the fare structure, or our views on whether a fare structure is rational I think, we should take into account the peculiar situation that PIA finds itself whether in the Gulf or in the highly competitive transit atlantic route or in certain sectors of the domestic network which are non-practical but which have to be sustained in the national interest and in the interest of the people.

Thank you.

Mr. Chairman : Thank you. Rana Sahib.

Rana Naeem Mahmud Khan : Thank you, Mr. Chairman.

Mr. Chairman, I was personally hoping for a nice long debate which would give me an opportunity to hear the views of our honourable Members . . .

Mr. Chairman : I think, you can make up further deficiency.

Rana Naeem Mahmud Khan : But where I am little disappointed at the shortness of this debate I am also gladdened at the fact that the criticism that I have heard is not a criticism for the sake of criticism and it has been very constructive. So, I would like to assure the Members of the House that the management of the PIA values the suggestions that come forward in such debates and the Government also welcomes constructive suggestions from the honourable Members of Parliament.

Mr. Chairman, Sir, the question was basically raised on the increase of fares and I would like to submit the reasons which were the cause for us having to increase the fares of PIA. Mr. Chairman, the last fare increase that was allowed to PIA by the Government was in 1982, and since then, all elements that go into the costs of operating the airline at multiplied manifolds. Just to illustrate some of the costs which I have worked out here, Sir,

The fuel and oil which is 34.8% of the total cost of operation had gone up by almost 400% in this period, and this resulted in a loss to PIA of 244 million rupees per annum.

Sir, the airport handling housing, parking and over-flying charges in Pakistan has increased to the extent that it was causing a burden of 103 million rupees per annum.

PIA's cost on maintenance and spares had increased 40% due to the higher value of US $ dollars against Pakistan rupees, as compared to the position in 1982. PIA has invested 30 million rupees in the feeder service projects which had become operative from the first of April 1985. This operation has cost approximately 25 million rupees to PIA in losses on domestic routes. This is addition of what we lose otherwise, or we have been losing so far. Sir, these are some of the elements which had forced us to request the Government for an increase in fares although we had worked out that to meet some of these losses, not all and to satisfy a problem that arises between PIA and other airlines regarding the parities that have to be maintained and the payments that are exchanged on passengers from other airlines travelling on PIA, we would require a minimum of 20% but the Government at that point decided to give us only 10% with the result that we continued to make losses on our domestic routes which is almost now at 400 million rupees.

[Rana Naeem Mahmud Khan]

Mr. Chairman, I would like to answer some of the criticism regarding the employment figures. Mr. Chairman, the utilization of our employees or what we call employees productivity factor has improved since 1979 from 62 thousand to 91 thousand which is a substantial increase of over 30%. In 1979-80, we had 22,813 employees and 35 aircrafts. In 1980-81, we had 34 aircrafts. . . *(Interruption)* . .

Mr. Chairman : I think, the overall performance is justified in referring to these facts. Utilization factor was one of the things worth mentioning.

Rana Naeem Mahmud Khan : In 1980-81, we had 34 aircrafts and 23548 employees and besides these we had some 5000 employees who were not regular, who were on contract and at that point, Sir, the aircraft to employees ratio was 692. I am pleased to report, Sir, that in 1986-87, we are operating 45 aircrafts with 18,643 employees as on June, 1987, giving us an employees, ratio of 414 as compared to 600 and 92 plus in the year 1980-81.

Sir, it has been said that PIA has diversified into things like poultry. I am constrained to say that when PIA went into the poultry business there was no private sector poultry in Pakistan and PIA as my honourable friend Mr. Javed Jabbar has said playing the pioneer role took up introduction of poultry business in Pakistan and I would like to give PIA the credit for having introduced the poultry business in the country. The other issue that has been talked about Sir, is the hotels and I can only thank Mr. Javed Jabbar for having supported why PIA started to operate the hotels in Pakistan and outside.

Mr. Chairman, the other question raised by the honourable mover was regarding dividends. It is true that the dividends have not been paid in the past. The reason for this is that on some of our international contracts we have signed for purchase of equipment, financial agreements forbid the airline to pay dividends on Government owned shares. However, once we have managed to disinvest and the Government has approved the disinvestment of 10% shares, I have no doubt that shares held by private investers would bear fruit and would have good return on their investment. I am very hopeful Sir, that with a good policy on disinvestment and properly guided sales of these shares would

yield a return for the Government and we would be successful in placing these shares on the market. Let me assure the Members of the House that we are not planning to sell these shares overseas either to Japan or United States. Our endeavour would be to sell these shares to the citizens of Pakistan and that is what we would like.

Sir, there was one suggestion about Japan Airline starting air telephone system. I heard the other day that PIA was also looking at it and I hope in the near future we would have this service available on our flights. We are also planning a major change in our set up on the seating arrangement in the first class compartments. We have had some problems with the new seats that we are planning to install which are electronically adjustable seats. We hope that we should have these seats by March and that is when we will entirely refurnish the first class compartments of our planes and I am sure you would like it once it is done. Because a lot of time, effort, thinking and money has been spent on it and this is only one of the areas where we are trying to improve our services to our customers. In a world market Sir, which is very competitive we have to maintain certain standards otherwise we would be going out of business and I can assure you PIA has no plan of going out of business. We are trying all the time to do what we can, to improve our service and all your suggestions will help us to improve whatever we can do for our customers. Another suggestion was made Sir, that our utilization of aircrafts is very low, we should utilize them on night coach services. I am sure the honourable member knows that night coach services have already started between Lahore - Karachi and Islamabad - Karachi.

Mr. Chairman, the question of review of the cases of employees whose services were terminated under MLR 52, may I inform the honourable Member that at the time of their termination twice review committees have been formed who have reviewed the cases, who have reviewed the petitions that were forwarded to them and they were not found in any way that injustice had been done. There were one or two cases where it was found initially that injustice had been done and that was set right.

[Rana Naeem Mahmud Khan]

The practice Mr. Chairman, of price cuts in the American market is a concern of the international aviation community. We know and everybody else-knows that, that is a main source of competition for PIA and we try to do the best we can. Let me at the end thank the honourable Members on behalf of PIA management and myself for the very kind words they have uttered today for PIA. I can assure the Members that their suggestion are very valuable and we will take every step and the PIA management will seriously make every effort to ensure that we act on your suggestions for the betterment of PIA. I thank you, Sir.

Mr. Chairman : Thank you. Well this concludes the discussion on the motion moved by Maulana Kausar Niazi Sahib.

We adjourn the House to meet again tomorrow at 9.30 a.m. The House is adjourned.

[The House adjourned to meet again at nine thirty of the clock in the morning on Thursday, January 28, 1988].